Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

14 صفر 1427 ہجری 13 شہادت 1385 ہش 13 اپریل 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 8 اپریل (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیرو عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے سنگاپور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو اپنی پیدائش کے مقصد کے حصول کیلئے عبادت الٰہی کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدہ امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے قرب کا بہت بڑا نشان ہے

خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اس کو راضی کرو

اپنے اعمال میں ایک خوبصورتی پیدا کرو۔ بدی کو چھوڑ دینا یہ بھی ایک نشان ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ تمہارا اسوہ حسنہ وہی ہو جو صحابہ کا تھا۔ میرا کہنا تو صرف کہہ دینا ہے۔ توفیق کا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بات ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو کہ تمہارے اعمال اور افعال میں اخلاص ہو۔ ریاکاری اور بناوٹ نہ ہو۔ کیونکہ تم جانتے ہو اگر کوئی شخص سونے کی بجائے پیتل لیکر بازار میں جاوے تو وہ فوراً پکڑا جاوے گا اور آخر اُسے جیل میں جا کر اپنی جعلسازی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ پس اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے حضور دھوکہ نہیں چل سکتا۔ انسان کو دھوکہ لگ سکتا ہے مگر وہاں نہیں ہو سکتا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خدا کا اور خدا اُس کا ہو جاوے اسے چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ننگا ہو جاوے۔ یہ مت سمجھو کہ میں تمہیں اس امر سے منع کرتا ہوں کہ تم تجارت نہ کرو یا زراعت نہ کرو یا زراعت اور نوکری یا دوسرے ذرائع معاش سے تمہیں روکتا ہوں، ہرگز نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے

دل بایار دست باکار

تھے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے چوری میں سزا پائی اور جب سزا پا کر آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چوری کرنے گئے تھے خواب میں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ بڑے بڑے بدکار جو کنجر کہلاتے ہیں انہیں بھی سچی خواب آ سکتی ہے۔ یہاں ہمارے ایک چوہڑی تھی اس کو بھی خواب آ جاتے تھے۔ پس تم ابتلاء میں مت پھنسو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات بڑھاؤ اور اس کو راضی کرو۔ اپنے اعمال میں ایک خوبصورتی پیدا کرو۔ انسان کو چاہئے کہ اس امر کا مطالعہ کرے کہ کیا قرآن شریف کے موافق میں نے اپنے اعمال کو بنا لیا ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات نہیں ہے تو خواہ اس کو ہزاروں خواب آئیں بیسود اور

باقی صفحہ نمبر 13 پر دیکھیں

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو مانا اور اس کی جماعت میں شامل ہوئے

ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا اور ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اس صورت میں فائدہ دے گا جبکہ ہم اپنے پیدا کرنے والے رحیم و مہربان خدا کے آگے جھکیں گے اس کی عبادت سے غافل نہیں ہونگے دنیا کی طرف ہماری توجہ کو کھینچنے والی چیزیں ہمیں اللہ سے دور بھیجنے والی نہیں ہونگی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ را پریل ۲۰۰۶ء بمقام سنگاپور

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کل کی دنیا میں ہم طرح طرح کی ایجادیں دیکھتے ہیں جو کام کی سہولت کیلئے انسان نے ایجاد کر لی ہیں جن میں اس ملک کا بھی ایک بڑا حصہ ہے لیکن جیسا کہ ابتدائے دنیا سے ہوتا آیا ہے جب انسان مادیت پر انحصار شروع کر دیتا ہے تو روحانیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور یہی آج کل کی دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکا ہے اور دنیوی و مادی مفاد حاصل کرنے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس چھوٹے سے ملک کی بھی یہی صورت حال ہے حالانکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے تو نہیں پیدا کیا تھا کہ وہ دنیا کی ایجادوں اور آسائشوں کے پیچھے بھاگتا پھرے انسان کی پیدائش کا مقصد تو اور تھا اتنا بڑا مقصد کہ اس کو حاصل کرنے کے بعد اس دنیا کی نعمتیں تو ملیں گی ہی اُخروی نعمتوں کا بھی وہ وارث بنے گا۔ اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں —— اللہ فرماتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں پس اس آیت کی رُو سے پیدائش انسانی کا مقصد اللہ کو پہچاننا اور اس کی پرستش کرنا ہے انسان اپنا مدعا آپ تو نہیں مقرر کر سکتا کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے تمام حیوانوں کی نسبت اعلیٰ قویٰ اس کو عطا کئے ہیں اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے چاہے کوئی اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے بلکہ انسان کی پیدائش کا مدعا اللہ کی معرفت اور اس میں فنا ہو جانا ہے

تو یہ ہے انسان کی پیدائش کا مقصد جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضاحت فرما رہے ہیں پس جب اللہ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بیان فرما دیا تو ہم کو وہی کام کرنا ہے جو حکم اللہ نے دیا ہے اور ہر انسان کو تو اللہ تعالیٰ براہ راست حکم نہیں دیتا بلکہ اپنی سنت کے مطابق انبیاء بھیجتا رہا ہے جو مختلف قوموں میں آتے رہے ہیں اور اپنی قوموں کو اللہ کے آگے جھکنے کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور انسان کو خدا نے قویٰ بھی اپنی سمجھ کے لئے اعلیٰ دئے ہیں اور اس دنیا میں ترقیات کی اعلیٰ صلاحیتیں اسے عطا فرمائی ہیں جن کی وجہ سے اس کے لئے خدا کی طرف جھکنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

جب اللہ نے دیکھا کہ انسان اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ اعلیٰ تربیت حاصل کر سکے تو اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قیامت تک دین کو مکمل فرما دیا۔ فرمایا اگر اس دین کے ساتھ چپٹے رہو گے تو دینی و دنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ عرصے کے بعد آپ کی امت پر ایک اندھیرے کا زمانہ آئے گا لیکن وہ مستقل اندھیرا نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجے گا جو مسیح و مہدی ہوگا جو آ کر اس اندھیرے زمانے کو روشنیوں سے تبدیل کر دے گا وہ پھر مسلم اُمہ میں اللہ کے حکم سے روحانیت کے نُور کی کرنیں بھیجے گا اور نہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام دُشمنی کی انتہا

(۵۔آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء کے حوالہ سے عرض کر رہے تھے کہ جب تک مسلمان مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتے ان کا آپسی افتراق وانشقاق نہیں مٹ سکتا اور نہ ہی وہ اسلام کے زرّیں اصولوں پر عمل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ امام برحق ہیں جو سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کرنے والے آپ کے عاشق صادق ہیں۔اور آپ کی شان کوفی زمانہ دنیا میں قائم کرنے والے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اسی عشق کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعت مہدویت سے سرفراز فرمایا ہے۔

1882ء کی بات ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ دین اسلام کو زندہ کرنے کیلئے جوش میں ہے اور ملاء اعلیٰ میں ایک شخص محی کی تلاش ہو رہی ہے فرمایا اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کر رہے ہیں اور ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ھذا رجل یحب رسول اللہ کہ یہ وہ شخص ہے کہ جو اللہ کے رسول حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ عہدہ مسیحیت اور مہدویت کیلئے شرط اعظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 503)

انہی دنوں میں حضور علیہ السلام نے ایک رؤیا دیکھی جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے براہین احمدیہ حصہ چہارم میں فرمایا:۔

’’ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثناء میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا۔آپؐ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ نے مجھ سے معانقہ کیا اور میں نے دیکھا کہ آپکے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا یا احمد بارک اللہ فیک مارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علم القرآن لتنذر قوماً ما انذر اباء ھم ولتستبین سبیل المجرمین ۔ قل انی امرت وانا اوّل المؤمنین۔

یعنی اے احمد! اللہ نے تجھے برکت دی ہے پس جو وار تو نے دین کی خدمت کیلئے مخالفوں پر کیا ہے وہ تو نے نہیں کیا بلکہ اللہ نے کیا ہے خدا نے مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے تا کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے تھے اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے لوگوں سے کہدے کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لایا ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1889ء میں باذن الٰہی سلسلہ بیعت شروع فرمایا چنانچہ 1889ء سے 1908ء تک 19 سال میں حضور علیہ السلام نے جو بھی کتب لکھی ہیں بلکہ اس سے پہلے بھی جبکہ 1882ء میں آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا۔ جو کتب آپ نے تحریر فرمائی ہیں اور جو ملفوظات و مکتوبات آپ کے موجود ہیں ان کا ایک ایک حرف ایسا ہے جس میں شان خداوندی کے تذکرے نہایت شان سے کئے گئے ہیں ساتھ ہی اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت اور آپ کے احسانات عظیمہ کا اس رنگ میں بیان ہے کہ گزشتہ چودہ سو سال میں کسی نے اس رنگ میں ذکر نہیں کیا ہے۔

اسی عشق محمدی کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض واحسان آپ کو پہلوں سے بڑھ کر حاصل ہوا چنانچہ آپ اپنے ایک کشف کا ذکر فرماتے ہیں جس میں آنحضرت ﷺ نے احیاء روحانی کی قوت آپ کو بخشی ہے۔فرماتے ہیں کہ اوائل عمر میں آپ نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا اس وقت آپ کے ہاتھ میں اپنی ایک تالیف تھی جس کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے آپ نے اس کتاب کا نام ’’قطبی‘‘ بتایا۔ یہ اشارہ آپکی تصنیف براہین احمدیہ کی طرف تھا اور مطلب یہ تھا کہ آپکی وہ تصنیف قطب ستارہ کی طرح ’’غیر متزلزل اور مستحکم‘‘ ہوگی۔ بحالت خواب آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب آپ سے لی تو آپؐ کے مقدس ہاتھوں میں آتے ہی وہ کتاب ایک نہایت خوبصورت میوہ بن گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس میوہ کو تقسیم کرنے کیلئے قاش قاش کیا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک کہنی تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ جو دروازہ کے باہر پڑا تھا آنحضرت ﷺ کے معجزہ سے زندہ ہو گیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ عاجز آنحضرت ﷺ کے سامنے اس طرح کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے جاہ وجلال اور حاکمانہ شان کے ساتھ ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قاش اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں جو نئے سرے سے زندہ ہوا ہے اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دی اور اس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت اُونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں پھوٹتی ہیں ایسے ہی آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی تب اس نور کا مشاہدہ کرتے کرتے میری آنکھ کھل گئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 248 صفحہ 249 حاشیہ در حاشیہ)

پس جو کچھ آپ نے لکھا اور جن مردوں کو آپ نے زندہ کیا وہ دراصل آنحضرت ﷺ کا فیض اور احسان ہے آپ ہی کے فیض واحسان کے نتیجہ میں آپ نے کسر صلیب کا عظیم الشان کام سرانجام دیا اور حضرت عیسیٰ کے صلیبی موت سے بچ کر طبعی موت سے وفات پانے کے قرآنی نظریہ کو پیش فرما کر آپ نے عیسائیت کے بنیادی عقیدہ کو یکسر ملیا میٹ کر دیا حضرت عیسیٰ کی وفات سے مسیحیوں کے خدا کی وفات ثابت ہوئی اور صلیبی موت سے ان کے زندہ بچ جانے کو ثابت کر کے آپ نے عیسائیوں کے کفارہ کے عقیدہ کو نیست و نابود کر دیا اور یہی سچے مسیح موعود کی نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرار دی تھی۔اور یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی اور آپ سے عشق اور آپ پر درود بھیجنے کے نتیجہ میں ہی ممکن ہو سکا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل کے میدان میں اسلام کو ایسی عظیم الشان فتح عطا فرمائی ہے کہ اب کوئی عیسائی اس میدان میں کھڑا نہیں رہ سکتا اور سچ تو یہ ہے کہ جن کے خدا کو ایسی موت دے دی گئی ہو وہ بالآخر کس چیز کے سہارے کھڑے رہ سکتے ہیں۔

ایک طرف تو آپ نے قرآن مجید کے مقابلہ پر کھڑے ہونے والے تمام ادیان باطلہ کا مقابلہ کیا تو دوسری طرف آنحضرت ﷺ پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں اور آپ کی ذات اقدس کو نشانہ استہزاء بنانے والوں کو سمجھایا کہ دلائل سے ہی دلائل کا جواب دینا اور اپنے مذاہب کی خوبیوں کو پیش کرنا آج کے دور میں ایک احسن طریقہ ہے مسلمان تو قرآن مجید کی تعلیم کی رُو سے کسی مقدس نبی رشی منی اوتار یا مقدس کتاب کو برا کہنا یہاں تک کہ معبوان باطلہ کو بھی دشنام دہی سے یاد کرنا غلط سمجھتے ہیں اور دیگر مذاہب کو بھی یہی طریق اختیار کرنا چاہئے چنانچہ اس کیلئے آپ نے ۲۲ ستمبر 1895ء کو ایک نوٹس جاری فرمایا اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلائی کہ مباحثات کی یہ طرز جس میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب پر دل آزار حملے کرتا ہے اور ایسے عقائد کسی مذہب کی طرف منسوب کرتا ہے جو اس مذہب کے عقائد میں شامل ہی نہیں ایسے غلط طریق پر پابندی لگنی چاہئے اور ہر مذہب کے پیشوا کی عزت و تکریم کو لازم سمجھنا چاہئے یہ قانون اگر چہ 1895ء میں تو بن نہیں سکا البتہ بعد میں گورنمنٹ نے اس قانون کو منظور کر لیا کہ کسی مذہب کے بانی کو گالی دینا یا اس کی ہتک کرنا قانون کی رُو سے جرم ہے۔ (بحوالہ حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبد القادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ 148)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین اسلام کے ساتھ ہر وہ طریق اپنایا جس سے بانیان مذاہب بالخصوص سردار انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم قائم ہوتی ہو چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے ہندو حضرات سے فرمایا کہ

’’اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اُٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال کریں بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہم نے استعمال نہیں کیا‘‘۔ (پیغام صلح صفحہ 20-19)

حضور علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ اگر ہندو صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالنے سے باز آجائیں اور آنجناب کو سچا نبی تسلیم کر لیں تو ہم بھی صلح کی خاطر اس بات کیلئے تیار ہیں کہ گائے کا گوشت کھانا جو مسلمانوں کیلئے حلال ہے ہم ان کے جذبات کے احترام میں اس کو استعمال نہیں کریں گے۔

1908ء میں آنحضرت ﷺ کی محبت تکریم میں آپ نے ایک اور تجویز ہندو بھائیوں کے سامنے رکھی کہ وہ اس صلح کیلئے تیار ہو جائیں کہ:۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین و تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کیلئے تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔ (باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی حرکات پر اصرار اور انہیں تسلسل اور ڈھٹائی سے کرتے چلے جانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہے۔

یہ زلزلے، یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آرہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ خدا کے مسیح نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے۔ اس لئے کچھ خوف خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔

وہ خدا جو اپنی اور اپنے پیاروں کی غیرت رکھنے والا ہے وہ اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔

مسلمان ممالک اور مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویے درست کریں۔ آنحضرت ﷺ کے مقام اور آپ کے حسن کو دنیا کے سامنے رکھیں۔

آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ اس کو پہچانیں اس کے پیچھے چلیں۔

اسلام کی شان و شوکت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا اور کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔

احمدی اپنے اپنے حلقہ میں کھل کر ہر مذہب والے کو سمجھائیں کہ ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 24 فروری 2006ء بمطابق 24 تبلیغ 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ- صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ- يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

(الاحزاب:57)

گزشتہ جو مضمون چل رہے ہیں یعنی گزشتہ کئی ہفتے سے جو واقعات ہو رہے ہیں، زادی صحافت اور زادی ضمیر کے نام پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے اور ظالمانہ رویہ اختیار کرنے پر مغرب کے بعض اخباروں اور ملکوں نے جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، ج بھی مختصراً اس کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ اور اس کے ردّعمل میں بعض اخباروں اور ملکوں کے خلاف مسلمان ممالک میں جو ہوا چل رہی ہے اس بارے میں میں کہنا چاہتا ہوں۔ یہ انفرادی طور پر بھی ہیں، اجتماعی طور پر بھی ہیں، حکومتی سطح پر بھی احتجاج ہو رہے ہیں بلکہ اسلامی ممالک کی رگنائزیشن (او ئی سی) نے بھی کہا ہے کہ مغربی ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ معذرت بھی کریں اور ایسا قانون بھی پاس کریں کہ زادیٔ صحافت اور زادیٔ ضمیر کے نام پر انبیاء تک نہ پہنچیں، کیونکہ اگر اس سے باز نہ ئے تو پھر دنیا کے امن کی کوئی ضمانت نہیں۔ ان ملکوں کا یا رگنائزیشن کا یہ بڑا اچھا ردّعمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک میں اتنی مضبوطی پیدا کر دے اور ان کو توفیق دے کہ یہ حقیقت میں دلی درد کے ساتھ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایسے فیصلے کروانے کے قابل ہو سکیں۔

گزشتہ دنوں ایران کے ایک اخبار نے اعلان کیا تھا کہ وہ اس حرکت کا بدلہ لینے کے لئے اپنے اخبار میں مقابلے کروائے گا جس میں دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا اس سلوک کے حوالے سے، ان کے کارٹون بنانے کا مقابلہ ہوگا۔ گو یہ اسلامی ردّعمل نہیں ہے، یہ طریق اسلامی نہیں ہے لیکن مغربی ممالک جو زادی کا نعرہ لگاتے ہیں اور ہر قسم کی بیہودگی کو اخبار میں چھاپنے کو زادی صحافت کا نام دیتے ہیں ان کو اس پر برا نہیں منانا چاہئے، جو منایا گیا۔ یا تو برا نہ مناتے یا پھر یہ جواب دیتے کہ جس غلطی سے دنیا میں فساد پیدا ہو گیا ہے ہمیں چاہئے کہ اب کسی مذہب یا اس کے بانی اور نبی یا کسی قوم کے بارے میں ایسی سوچ کو ختم کر کے پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں۔ لیکن اس طرح کے جواب کی بجائے ڈنمارک کے اس اخبار کے ایڈیٹر نے جس میں یہ کارٹون شائع ہونے پر دنیا میں سارا فساد شروع ہوا ہے، اس نے ایران کے اس اعلان پر یہ کہا ہے کہ وہاں جو اخبار میں کارٹون بنانے کا مقابلہ کروانے کا اعلان کیا گیا ہے یعنی جنگ عظیم دوم میں یہودیوں سے متعلقہ جو بھی کارٹون بننے تھے وہ ایک قوم پر ظلم ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کارٹون بننے تھے۔ کسی نبی کی ہتک یا توہین کے بارے میں نہیں بننے تھے۔ تو بہرحال ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اس میں قطعاً حصہ نہیں لیں گے۔ اور اپنے قارئین کی تسلی کرواتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے قاری تسلی رکھیں کہ ہمارے اخلاقی معیار ابھی تک قائم ہیں۔ ہم ایسے نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے یا ہالوکاسٹ کے کارٹون شائع کریں۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی بھی حالت میں ایرانی اخبار اور میڈیا کے اس بدذوق قسم کے مقابلے میں حصہ لیں۔ تو یہ ہیں ان کے معیار، جو اپنے لئے اور ہیں اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے لئے اور ہیں۔ بہرحال یہ اُن کے کام ہیں، کئے جائیں۔

اب دیکھیں کہ معیاروں کا یہ حال۔ پچھلے دنوں یہاں کے ایک مصنف نے 17 سال پہلے ایک واقعہ لکھا تھا بات لکھی تھی، سٹریا میں گیا اور وہاں جا کر اس پر مقدمہ ہو گیا تین سال کی قید ہو گئی۔ تو بہرحال یہ تو ان کے طریقے ہیں۔ اپنے لئے برداشت نہیں کرتے لیکن ہمیں بھی دیکھنا چاہئے کہ ہماری اپنی حالت کیا ہے؟ یہ جرأتیں جو انہیں یعنی مغربی دنیا میں پیدا ہو رہی ہیں ہماری اپنی حالت کی وجہ سے تو نہیں ہو رہیں۔ جو صورت ہمیں نظر تی ہے اس سے صاف نظر تا ہے کہ مغربی دنیا کو پتہ ہے کہ مسلمان ممالک ان کے زیرنگیں ہیں ان کے پاس ہی خر انہوں نے نا ہے۔ پس میں لڑتے ہیں تو ان لوگوں سے مدد لیتے ہیں۔ یہ جو پابندیاں یورپ کے بعض ملکوں کے سامان پر لگائی گئی ہیں اس کے خلاف احتجاج کے طور پر یہ بھی ان لوگوں کو پتہ ہے کہ چند دن تک معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور وہی چیزیں جو بازار سے اٹھائی گئی ہیں، اس وقت مارکیٹ سے غائب ہیں وہی ان ملکوں میں دوبارہ مارکیٹ میں جائیں گی۔ اب ان ملکوں میں جو مسلمان رہتے ہیں

وہ بھی یہ چیزیں کھا رہے ہیں، استعمال کر رہے ہیں۔ ڈنمارک میں ہی (ڈنمارک کے خلاف سب سے زیادہ احتجاج ہے) تقریباً دو لاکھ مسلمان ہیں اور کافی بڑی اکثریت پاکستانی مسلمانوں کی ہے وہ بھی تو خود وہ چیزیں استعمال کر رہے ہیں۔ تو بہر حال یہ عارضی ردعمل ہیں اور ختم ہو جائیں گے۔

اب دیکھیں ہماری حالت۔ یہ جو عراق میں تازہ واقعہ ہوا ہے کہ امام بارگاہ کا گنبد بم دھماکے سے اڑا دیا گیا ہے۔ تو نتیجۃً سُنّیوں کی مسجدوں پہ بھی حملے ہوئے اور وہ بھی تباہ ہو رہی ہیں۔ یہ کسی نے دیکھنے اور سوچنے کی کوشش نہیں کی کہ تحقیق کر لیں کہ کہیں ہمیں لڑانے کے لئے دشمن کی شرارت ہی نہ ہو۔ کیونکہ یہ بم یہ اسلحہ جو سب کچھ لیا جا رہا ہے، یہ بھی تو انہیں ملکوں سے لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ اس طرح سوچ ہی نہیں سکتے۔ ایک تو عقل کے اندھے ہو جاتے ہیں، ان کو غصے اور فرقہ واریت میں سمجھ ہی نہیں آتی کہ کر کیا کرنا ہے۔ دوسرے بدقسمتی سے جو منافقت کرنے والے ہیں وہ بھی دشمن سے مل جاتے ہیں جس سے دشمن فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کو سوچنے کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ بہر حال یہ جو نئی صورتحال عراق میں پیدا ہوئی ہے یہ ملک کو سول وار (Civil War) کی طرف لے جا رہی ہے۔ آج کل تو تقریباً شروع ہے۔ اور اب وہاں یہ لیڈروں کو بڑی مشکل پیش آ رہی ہے کہ یہ صورتحال اب سنبھالی نہیں جائے گی۔ مسلمان سے مسلمان کے لڑنے کی یہ صورتحال افغانستان میں بھی ہے پاکستان میں بھی ہے، ہر فرقہ دوسرے فرقے کے بارے میں پُرتشدد فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، مذہب کے نام پر آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:94) یعنی جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی اور وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ اس سے ناراض ہوگا اور اس کو اپنی جناب سے دور کر دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کرے گا۔

تو دیکھیں، اب یہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ فتنہ پیدا کرنے والے، بھڑکانے والے ان لیڈروں کے کہنے پر جن میں اکثریت مذہبی لیڈروں کی ہے، یہ سب فتنے اُن پیدا ہو رہے ہیں۔ مار دھاڑ ہو رہی ہے، قتل و غارت ہو رہی ہے کہ قتل کرو تو ثواب کماؤ اور جنت کے وارث بنو گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈال رہا ہے اور لعنت بھیج رہا ہے۔

پاکستان میں، بنگلہ دیش میں یا دوسرے ملکوں میں جہاں احمدیوں کو بھی شہید کیا جاتا ہے یہی ہیں جو جنت کا لالچ دے کر، جہنم میں لے جانے والے کام کرواتے جاتے ہیں۔ بہر حال میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو مسلمانوں کی حرکتیں ہیں ان سے مسلمانوں کے دشمن فائدہ اٹھاتے ہیں اور مسلمان کی طاقت کم کرتے چلے جا رہے ہیں اور ان مسلمانوں کو عقل نہیں آ رہی۔ بہر حال یہ تو ظاہر و باہر ہے کہ یہ عقل ماری جانا اور یہ پھٹکار اس لئے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہیں مانا اور نہ ہی مان رہے ہیں نہ اس طرف آتے ہیں اور آپ کے مسیح و مہدی کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہی ہے اور وہ ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس طرف پہلے بھی میں نے توجہ دلائی تھی کہ خدا ان کو عقل اور سمجھ دے اور یہ منافقین اور دشمنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر اسلام کو بدنام کرنے والے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے والے نہ بنیں۔

بہر حال جو کچھ بھی ہے جب اسلام کے دشمن ان مسلمانوں کو کسی نہ کسی ذریعے سے ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو احمدی بہر حال درد محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں یا منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان بھٹکے ہوئے مسلمانوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد کم علمی کی وجہ سے ان لیڈروں اور علماء کی باتوں میں آ کر ایسی نامناسب حرکتیں اور کارروائیاں کر جاتی ہے جس کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں سنتے ہوئے ان لوگوں کو، ان نام نہاد علما کے چنگل سے چھڑائے اور یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے انجانے میں یا بیوقوفی میں اور اسلام کی محبت کے جوش میں آ کر جو اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں وہ نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھی راہ بھی دکھائے، کیونکہ ان کی ان حرکتوں کی وجہ سے دشمن کو اسلام پر گند اچھالنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی توہین آمیز حملے کرنے کا موقع ملتا ہے۔

پس ہر احمدی کو آجکل دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ عالم اسلام اپنی ہی غلطیوں کی وجہ سے انتہائی خوفناک حالت سے دوچار ہے۔ اگر ہمارے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق اور محبت ہے تو ہمیں امت کے لئے بھی بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور جو ہم پہلے بھی کر رہے ہیں۔ لیکن آج میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعائیں ہمیں کس طرح کرنی چاہئیں۔ یہ دعا کرنے کے طریقے اور اسلوب بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھائے ہیں جن سے ہماری بھی اصلاح ہوتی ہے اور دعا کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھ سکتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تُو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ)

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں ہمیں واضح فرمایا ہے۔ جو آیت میں نے ابھی پڑھی ہے کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الاحزاب:57)۔ کہ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے بھی نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔

قرآن کریم میں بے شمار احکام ہیں جن کے کرنے کا حکم ہے اور ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں کیا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بن جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث ٹھہرو گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جاؤ گے، جہنم سے بچائے جاؤ گے، جنت میں داخل ہو گے۔ یہاں یہ حکم ہے کہ یہ اتنا بڑا اور عظیم کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو بھی اس کام پر لگایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ خود بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ اس لئے یہ ایسا عمل ہے جس کو کر کے تم اُس عمل کی پیروی کر رہے ہو یا اس کام کی پیروی کر رہے ہو جو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر عمل کرنے سے اتنے بڑے اجروں سے نوازتا ہے تو اس کام کے کرنے سے جو خود خدا تعالیٰ کرتا ہے کس قدر نوازے گا۔ اور یہ یقیناً خالص ہو کر بھیجا گیا درود اُمّت کی اصلاح کا باعث بھی بنے گا۔ اُمّت کو رسوائی سے بچانے کا باعث بھی بنے گا۔ ہماری اصلاح کا باعث بھی بنے گا۔ اور ہماری دعاؤں کی قبولیت کا بھی ذریعہ بنے گا۔ ہمیں دجال کے فتنوں سے بچانے کا ذریعہ بھی بنے گا۔

احادیث میں درود کے فوائد مختلف روایات میں ملتے ہیں۔ ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔

پھر فرمایا: جو شخص دلی خلوص سے ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفعت بخشے گا اور اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف کرے گا۔

اب دیکھیں دلی خلوص شرط ہے۔ بہت سے لوگ دعائیں کرنے یا کروانے والے یہ لکھتے ہیں کہ ہم دعائیں بھی بہت کر رہے ہیں آپ بھی دعا کریں اور درود بھی پڑھتے ہیں لیکن لمبا عرصہ ہو گیا ہے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درُود کس طرح بھیجو۔ فرمایا کہ صَادِقًا مِّنْ نَّفْسِهٖ اس طرح بھیجو کہ خالص ہو جاؤ۔ درود بھیجتے ہوئے ہر کوئی اپنے نفس کو ٹٹولے، اپنے دل کو ٹٹولے کہ اس میں دُنیا کی کتنی ملونیاں ہیں اور کتنا خالص ہو کر درود بھیجنے کی طرف توجہ ہے۔ کتنا خالص ہو کر درُود بھیجا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”درود جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا“۔

پس یہ ہیں درود بھیجنے کے طریقے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

”(اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن و منان کی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں اُس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ! اس اُمّی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے۔ جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا تھا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔ (اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 5-6)

اس طرح خالص ہو کر درود بھیجیں گے جس سے ایک جماعتی رنگ بھی پیدا ہو جائے تو وہ ایسا درُود ہے جو پھر اپنے اثرات بھی دکھاتا ہے۔ ایسے لوگ جو کہتے ہیں درود کا اثر نہیں ہوتا ان پر اس حدیث سے بھی

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام سے بھی بات واضح ہو جانی چاہئے اور کبھی بھی درود بھیجنے سے تنگ نہیں نا چاہئے بلکہ اپنے نفس کو ٹٹولنا چاہئے۔ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بخیل ہے، کنجوس ہے۔ اور اس بخل کی وجہ سے جہاں وہ بخل کرنے کا گناہ اپنے اوپر ہیڑ رہا ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم ہو رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ایک بار درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنا تو ایسا سودا ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہؓ بھی سب دعائیں چھوڑ کر صرف درود بھیجا کرتے تھے۔

ایک روایت میں پ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک کج خلقی اور بداعتباری کی بات ہے کہ ایک شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گردنوں کو زاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور پ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

یہ جو جکل کے نام نہاد جہاد ہو رہے ہیں غیروں سے بھی جنگیں ہیں اور پس میں بھی ایک دوسرے کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ اب ان علماء سے کوئی پوچھے کہ تم جو بے علم اور ان پڑھ مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر (جو مذہبی جوش میں کر اپنی طرف سے غیرت اسلامی کا ظاہرہ کرتے ہوئے غلط حرکتیں کرتے ہیں)، ان کی جو تم غلط رہنمائی کرتے ہو تو یہ کون سا اسلام ہے؟ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب تم نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا کلمات سنو، باتیں سنو تو پؐ کے محاسن بیان کرو۔ پؐ پر درود بھیجو۔ یہ تمہارے جہاد سے زیادہ افضل ہے۔ جان دینے سے زیادہ بہتر ہے کہ دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دو۔

اور اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ بجائے تشدد کے دعاؤں اور درود پر زور دو اور اس کے ساتھ ہی اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرو۔ اپنے نفسوں کو ٹٹولو کہ کس حد تک ہم نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں۔ یہ وقتی جوش تو نہیں ہے جو بعض طبقوں کے ذاتی مفاد کی وجہ سے ہمیں بھی اس گ کی لپیٹ میں لے رہا ہے؟۔

پس ہمیں چاہئے کہ جہاں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں وہاں اپنے ماحول میں اگر مسلمانوں کو سمجھا سکتے ہوں تو ضرور سمجھائیں کہ غلط طریقے اختیار نہ کرو بلکہ وہ راہ اختیار کرو جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے پسند کیا ہے۔ اور وہ راہ ہمیں بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے میری رضا حاصل کرنی ہے، جنت میں جانا ہے تو مجھ پر درود بھیجو۔

ایک روایت میں تا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود نہیں بھیجتا اس کا کوئی دین ہی نہیں۔

پھر ایک موقع پر پؐ نے فرمایا۔ کثرت سے اللہ کو یاد کرنا اور مجھ پر درود بھیجنا تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

اب یہ جو رزق کی تنگی ہے۔ حالات کی تنگی ہے۔ جکل مسلمانوں پر بھی جو تنگیاں وارد ہو رہی ہیں۔ مغرب نے اپنے لئے اور اصول رکھے ہوئے ہیں اور ان مسلمان ممالک کے لئے اور اصول رکھے ہوئے ہیں، اس کا بہترین حل یہ ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا جائے اور ان برکات سے فیضیاب ہوا جائے جو درود پڑھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وابستہ کر رکھی ہیں۔

ایک روایت ہے۔ (تھوڑا سا حصہ پہلے بھی بیان کیا ہے) اس کی تفصیل ایک اور جگہ بھی تی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اس دن کے ہر ایک ہولناک مقام میں تم میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا ہوگا۔

دیکھیں اب کون نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ پائے۔ اور ہر خطرناک جگہ سے پ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر نکلتا چلا جائے۔ یقیناً ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتا ہے تو پھر یہ اس سے بچنے کا اور پ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں رہنے کا طریق ہے جو پؐ نے ہمیں بتایا ہے۔ اس لئے ہر وقت مومن کو درود بھیجنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے اور ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے درود بھیجنا چاہئے۔

ایک روایت میں تا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ایک دن میں ہزار بار مجھ پر درود بھیجے گا وہ اسی زندگی میں جنت کے اندر اپنا مقام دیکھ لے گا۔ (جلاء الافہام بحوالہ ابن الغازی و کتاب الصلوٰۃ علی النبی لأبی عبداللہ المقدسی)

تو دُرود کی برکت سے جو تبدیلیاں پیدا ہوں گی وہ اس دنیا کی زندگی کو بھی جنت بنانے والی ہوں گی۔ اور یہی عمل اور نیکیاں اور پاک تبدیلیاں ہیں جو جہاں اس دنیا میں جنت بنا رہی ہوں گی، اگلے جہان میں بھی جنت کی وارث بنا رہی ہوں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی"۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى على النبی ﷺ)

پس یہ جو اذان کے بعد کی دعا ہے اس کو ہر احمدی کو یاد کرنا چاہئے اور پڑھنا چاہئے۔

دُرود بھیجنے کی اہمیت اور دُرود کے فوائد تو واضح ہو گئے لیکن بعض لوگ یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ کس طرح درود بھیجیں۔ مختلف لوگوں نے مختلف درود بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن اس بارے میں ایک حدیث ہے۔

حضرت کعب عجرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! پ پر سلام بھیجنے کا تو ہمیں علم ہے مگر پ پر دُرود کیسے بھیجیں۔ فرمایا کہ یہ کہو کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی صفة الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

تو یہ ہے۔ جو نماز کا درود ہے وہ ذرا اور تفصیل میں ہے۔

پھر اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کو خط میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"نماز تہجد اور اوراد معمولی میں آپ مشغول رہیں۔ تہجد میں بہت سے برکات ہیں۔ بیکاری کچھ چیز نہیں۔ بیکار اور آرام پسند کچھ وزن نہیں رکھتا۔ وقال اللّٰه تعالٰی ﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (العنکبوت:70) درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

فرمایا کہ:

"جو الفاظ ایک پرہیز گار کے منہ سے نکلتے ہیں اُن میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہئے کہ جو پرہیز گاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے اس کے منہ سے جو لفظ نکلے ہیں وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے"۔

مختلف قسمیں ہیں درود شریف کی ان میں سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ "یہی اس عاجز کا وِرد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جائے"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 17-18)

تو یہ وہی درود ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، جیسا کہ میں نے کہا، اور زیادہ تر اسی کا ورد کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تعداد نہیں دیکھنی چاہئے۔

حدیث میں یا ہے کہ جو ایک ہزار مرتبہ کرتا ہے اس کا مطلب ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض لوگوں کو تعداد بتائی۔ کسی کو سات سو دفعہ روزانہ پڑھنا یا گیارہ سو دفعہ پڑھنا بتایا۔ تو یہ حکم ہر شخص کے اپنے حالات اور معیار کے مطابق ہے، بدلتا رہتا ہے۔ بہر حال یہ درود شریف ہمیں پڑھنا چاہئے اس لئے مَیں نے جو بلی کی دعاؤں میں بھی ایک تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کی

الہامی دعا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے علاوہ مَیں نے کہا تھا کہ درود شریف بھی پورا پڑھا جائے تو اس لئے کہا تھا کہ اصل درود شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اس کو ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور شامل رکھنا چاہئے۔ لیکن وہی بات جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اتنا ڈوب کر پڑھیں کہ ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے اور جب اس طرح ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن رہے ہوں گے۔

یہ زمانہ جو آخرین کا زمانہ ہے جس زمانے سے اسلام کی فتوحات وابستہ ہیں اور یہ فتوحات ہم سب جانتے ہیں کہ تلواروں یا بندوقوں یا توپوں اور گولوں سے نہیں ہوئیں اس میں سب سے بڑا ہتھیار دعا کا ہے پھر دلائل و براہین کا ہتھیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام نے غالب آنا ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور برکات حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ ہم آیت میں دیکھ چکے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور مختلف احادیث سے بھی ہم نے دیکھ لیا کہ یہ سب کچھ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ممکن نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی بتایا ہے کہ مجھے جو مقام ملا ہے اسی درود بھیجنے کی وجہ سے ملا ہے۔ اور اسلام کی آئندہ فتوحات کے ساتھ بھی اس کا خاص تعلق ہے۔ اپنے اس مقام کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح و مہدی بنا کر دنیا میں بھیجنے کی صورت میں دیا۔ ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

"بعد اس کے جو الہام ہے وہ یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

فرمایا:

"یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے"۔ یعنی دنیا اس کی خادم ہو جاتی ہے۔ "اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں (فرشتے) لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے"۔ دین کو نئے سرے سے زندہ کرنے کے لئے ہے۔ "لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی"۔ جس نے زندہ کرنا ہے پتہ نہیں لگ رہا وہ کون ہے۔ "اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا۔ ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے"۔ یعنی اس میں موجود ہے۔

"اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سِر ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین اور طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے"۔

پس آج احیاء دین کے لئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس لانے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کھڑا ہونے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو کھڑا کیا ہے اس کے پیچھے چلنے سے اور اس کے دیئے ہوئے براہین اور دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بتائے ہیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب و تاب اور پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور لہراتا چلا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اور لوگوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام پر کیسے سخت دن ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم فرمایا جو کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرے گا۔ اس لئے مسلمانوں کو فرمایا کہ اب اپنی ضدیں چھوڑو اور غور کرو کہ کیا اللہ تعالیٰ ایسے حالات میں بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں ان کی عزت قائم کرنے کے لئے جوش میں نہیں آیا؟ جبکہ وہ درود بھیجتا ہے۔

اقتباس پورا اس طرح ہے۔ فرمایا کہ:

"یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ مَیں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے۔ وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہو۔ اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو۔ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہیں رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپؐ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا۔ جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں کہ اس توہین کے وقت میں اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کی صورت میں کیا ہے"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 8-9 جدید ایڈیشن)

یہ فقرہ دیکھیں کہ اس طرح جماعت احمدیہ پر بہت بڑی ذمہ واری پڑتی ہے جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہوا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپ کی آل سے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو بھی عقل دے، سمجھ دے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کو پہچانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کی جماعت میں شامل ہوں جو صلح، امن اور محبت کی فضا کو دوبارہ دنیا میں پیدا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو بلند کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے باوجود آج پھر دیکھیں چودہ سو سال کے بعد بھی اسی مہینے میں جب محرم کا مہینہ ہی چل رہا ہے اور اسی سرزمین میں پھر مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے مگر سبق کبھی بھی نہیں سیکھا اور ابھی تک خون بہاتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور اس عمل سے باز آئیں اور اپنے دل میں خدا کا خوف پیدا کریں اور اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ یہ سب کچھ جو یہ کر رہے ہیں زمانے کے امام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انکار کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

پس آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جس نے اس زمانے کے امام کو پہچانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبے کی وجہ سے بہت زیادہ درود پڑھیں، دعائیں کریں، اپنے لئے بھی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی تا کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو تباہی سے بچا لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی دعاؤں میں امت مسلمہ کو بہت جگہ دیں۔ غیروں کے بھی ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔ ابھی پتہ نہیں کن کن مزید مشکلوں اور ابتلاؤں میں اور مصیبتوں میں ان لوگوں نے گرفتار ہونا ہے اور ان مسلمانوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور کیا کیا منصوبے ان کے خلاف ہو رہے ہیں۔ اللہ ہی رحم کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلاتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہم شکرگزار بندے ہوں۔ اور اس کا شکر کریں کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی ہے۔ اور اب اس ماننے کے بعد اس کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلانے والا بنائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اس مقدس درسگاہ کے لئے ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقبول خدمات بجالاسکیں۔ اور ماضی کی طرح ہمیشہ یہاں سے ربّانی علماء پیدا ہوتے رہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم میں سے ہر ایک تادم واپسی جدوجہد کی سعادت پاتا رہے۔ آمین

اس سپاسنامہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مَیں روایتی تقریر سے ہٹ کر آپ لوگوں سے سوال وجواب کرنے لگا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے ذہن میں نہیں تھا۔ پرنسپل صاحب کے کہنے پر یاد آیا ہے کہ جنوری 2006ء میں جامعہ احمدیہ کے قیام کو سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آخری کلاس کے طلباء ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ کل 24 طلباء تھے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں ان میں سے ایک ایک سے بات کروں گا باقی سب طلباء کے لئے یہ کافی ہوں گے۔

حضور انور نے باری باری تمام طلباء سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ طالبعلم نے بتایا کہ یوپی سے آیا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ میں پڑھائی کے علاوہ کتنا وقت مطالعہ اور پڑھائی کے لئے دیتے ہیں؟ آج کل زیر مطالعہ کون سی کتب ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب ہے۔ تفسیر کی کوئی جلد ہے۔ دوسری جماعتی کتب ہیں؟ فرمایا: کھیل کے لئے کتنا وقت دیتے ہیں۔

ایک دوسرے طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کتنے بجے لگتا ہے۔ آپ رات کتنے بجے سو کر صبح کتنے بجے اٹھتے ہیں۔ طالبعلم نے جواب دیا کہ فجر سے دس پندرہ منٹ پہلے اٹھتا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ نوافل کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نوافل کے لئے روزانہ وقت ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ آخری کلاس میں ہیں اور مربی، معلم بن کر جا رہے ہیں آپ کو بڑی باقاعدگی سے رات کو اٹھنا چاہئے اور نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ آپ کو تو باقاعدگی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔

حضور نے انتظامیہ کو فرمایا کہ آپ کی ان طلباء پر توجہ ہونی چاہئے اور ان کو روزانہ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

پھر حضور انور نے اس طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ کیا روزانہ اخبار پڑھتے ہیں؟ آج کے اخبار میں کیا خبر تھی؟ فرمایا مطالعہ میں کونسی کتاب ہے۔ طالبعلم نے جواب دیا کہ ''سیر روحانی'' زیر مطالعہ ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتاب کس نے لکھی ہے؟ کیا یہ تقاریر ہیں یا خطبات ہیں؟ کب شروع ہوئے، کس طرح شروع ہوئے۔ اس کتاب میں کن مضامین کا ذکر ہے؟

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں کے ہیں؟ اس نے بتایا کہ کیرالہ سے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کیا اردو زبان اچھی طرح سیکھ لی ہے؟ فرمایا: جامعہ میں آپ کو کون کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ امتحان کب ہوتا ہے۔ بتایا گیا کہ امتحان دو سمسٹر میں ہوتا ہے اور جس حصہ کا پہلے سمسٹر میں امتحان ہو جائے وہ حصہ دوسرے سمسٹر میں نہیں آتا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ قرآن کریم کی تفسیر میں کیا پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: آپ نے خامسہ میں تفسیر القرآن کے امتحان میں کتنے نمبر لئے تھے۔ کس مضمون میں سب سے زیادہ نمبر تھے اور کتنے فیصد تھے۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ روزانہ کتنے گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں؟۔ جو لازمی مطالعہ ہے اس کے علاوہ مزید کیا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیا تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔ کب اٹھتے ہیں۔ رات کتنے گھنٹے سوتے ہیں۔ کیا صبح سیر کے لئے جاتے ہیں؟

ایک اور طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ نے گزشتہ سال کتنے فیصد نمبر لئے تھے اور کس مضمون میں زیادہ تھے؟ اس پر طالبعلم نے جواب دیا کہ یاد نہیں رہا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اس عمر میں یاد رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے مطالعہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا روزانہ کیوں کوئی کتاب زیر مطالعہ نہیں ہے؟ فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب یا دوسری جماعتی کتب اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں۔

پھر حضور انور نے راجستھان سے آئے ہوئے ایک طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ اخبار ''البدر'' کے علاوہ دوسرے کون سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم کی روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے رکوع پڑھتے ہیں۔ طالبعلم نے جواب دیا دو رکوع تلاوت کرتا ہوں۔

پھر قادیان کے ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ گھر میں رہتے ہیں۔ صبح کب اٹھتے ہیں، کتنے نفل ادا کرتے ہیں۔ کس قدر تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد کیا کرتے ہیں پھر عصر کے بعد کیا کرتے ہیں؟ نماز مغرب کے بعد کیا مصروفیات ہیں۔ عشاء کے بعد کیا کرتے ہیں۔ کب سوتے ہیں؟

ایک طالبعلم نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو کتب کورس میں ہیں ان کا مطالعہ کرتا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 'کلام' میں گزشتہ سال کتنے نمبر لئے تھے؟

حضور انور نے فرمایا کونسی کھیل کھیلتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جامعہ کے طلباء کے لئے اپنی گراؤنڈ ہونی چاہئے۔ اب تو آپ کے پاس یہاں زمین بھی ہے۔ جائیں اور وقار عمل کر کے گراؤنڈز بنائیں۔

حضور انور نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ فزیکل ایجوکیشن کا استاد بھی رکھیں۔

ایک طالبعلم سے حضور نے دریافت فرمایا کہ کونسا اخبار پڑھتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے کیا حالات ہیں؟ جماعتی کتب کے علاوہ مطالعہ میں کونسی کتاب ہے۔ اس پر طالبعلم نے جواب دیا کہ غیر احمدیوں کے رسائل پڑھتا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا مطالعہ کے دوران نشان لگاتے ہیں کہ ان باتوں کا جائزہ لینا ہے۔ ان کے جواب سوچنے ہیں اور تیار کرنے ہیں۔ قرآن کریم سے، حدیث سے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے۔ طالبعلم نے بتایا کہ جواب تیار کئے ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کیا انتظامیہ، اساتذہ کو دکھائے ہیں؟

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ روزانہ کتنی نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔ آج کتنی باجماعت پڑھی ہیں۔

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میٹرک میں کتنے نمبر لئے تھے۔ جواب دیا 46 فیصد۔ حضور نے فرمایا: وہ طلباء ہاتھ کھڑا کریں جن کے ستر فیصد نمبر آئے تھے۔ اور وہ طلباء بھی ہاتھ کھڑا کریں جن کے ساٹھ فیصد نمبر آئے تھے۔ اس پر زیادہ لڑکوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مطالعہ کے لئے کتب کے علاوہ رسائل وغیرہ بھی پڑھتے ہیں؟

کشمیر کے ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ ''آسنور'' سے آیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آسنور کا پہلا نام کیا تھا؟ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ ''ناسور'' تھا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: یہ نام کس نے تبدیل کیا تھا۔ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تبدیل فرمایا تھا۔

کیرالہ کے ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ کو کس بات کا خاص شوق ہے؟ طالبعلم نے جواب دیا کہ مضمون نویسی کا شوق ہے۔ فرمایا: مضمون کہاں شائع ہوئے ہیں۔ طالبعلم نے جواب دیا کہ اخبار 'البدر'، رسالہ مشکوٰۃ میں شائع ہوئے ہیں۔

صوبہ بنگال کے ایک طالبعلم سے حضور نے دریافت فرمایا کہ ہر سال امتحان میں پاس ہوتے رہے۔ کتنے فیصد نمبر لیتے رہے۔ کیا روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور کتنی کرتے ہیں۔

اڑیسہ کے ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا: موازنہ کا مضمون آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ کیا لیکچر سنتے ہیں یا کلاس میں ڈسکشن ہوتی ہے۔ یا مضمون وغیرہ پڑھا جاتا ہے۔

ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو کون سا مضمون آسان لگتا ہے۔ طالبعلم نے جواب دیا 'کلام' اور بتایا کہ اس وقت ملفوظات کی دوسری جلد زیر مطالعہ ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا نئی کتب کی دوسری جلد جو شائع ہوئی ہیں۔

اڑیسہ کے ایک طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا جب سے جامعہ میں داخل ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اب تک کتنی کتب پڑھ چکے ہیں؟

اڑیسہ کے ایک طالبعلم نے بتایا کہ اسے تاریخ کا مضمون آسان لگتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پڑھ رہا ہوں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا ''سیرۃ خاتم النبیین'' پڑھی ہے؟ کس کی لکھی ہوئی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف طلباء سے مختلف امور دریافت فرمانے کے بعد فرمایا کہ اب انتظامیہ، اساتذہ، جامعہ کے طلباء اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا گیا ہے اس میں آپ نے سن لیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کی وفات سے فکر ہوئی اور آئندہ علماء کی تیاری کے لئے جامعہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضور انور نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ کو پتہ ہے کہ ان دونوں کا مقام کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ دینی علم رکھنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست راست تھے۔ اور بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اسی طرح حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کا مقام دیکھیں۔ کیا معیار تھا۔ ان کے منہ میں مخالفین نے گوبر ڈالا۔ آپؓ نے اس کو نعمت کہا جس پر مخالفین شرمندہ ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جامعہ کے طلباء اس مثال کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ آپ نے اپنے علمی معیار کو بلند کرنا ہے اور قربانی کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا ہے۔ آپ عام آدمی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جامعہ کا نوجوان طالبعلم جس نے شعور کی عمر کو پہنچ کر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کے لئے پیش کیا ہے۔ دین کا علم حاصل کرنے کے لئے پیش کیا ہے آپ کے اندر وقف کی روح ہونی چاہئے۔ قربانی کی روح ہونی چاہئے۔ علم حاصل کرنے کی لگن ہونی چاہئے۔ تقویٰ میں آگے بڑھنے اور اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو واقفین زندگی ہیں کسی نے ایک سال بعد اور کسی نے دو سال بعد میدان عمل میں جانا ہے تو لوگوں کی آپ پر نظر ہوتی ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ لڑکا کس عمر کا ہے۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ یہ واقف زندگی ہے مبلغ ہے۔ ہماری تربیت کے لئے مرکز نے یہاں بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: واقفین زندگی مرکز کی نمائندگی نہیں کر رہے ہوتے، خلیفۂ وقت کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے ہر واقف زندگی کو سوچنا چاہئے کہ کیا مَیں وقف کے معیار حاصل کر رہا ہوں اور کیا اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے میرے قدم آگے بڑھ رہے ہیں جس معیار کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامعہ کا قیام فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اُن لوگوں میں علم کے حصول کی لگن تھی، مطالعہ کی لگن تھی، قرآن پڑھنے کی لگن تھی۔ ایک جذبہ تھا۔ حضور نے فرمایا یہ روح آپ کو بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جو ہفتہ میں دو نفل پڑھتے ہیں۔ یہ بچوں کو عادت ڈالنے کے لئے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو دو نفل ہر احمدی کے لئے مقرر کئے ہیں اور یہ عام احمدی کا کم از کم معیار ہے۔ جس نے ابھی اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے، پیغام کو پہنچانے کے لئے اُس طرح پیش نہیں کیا ہوتا جس طرح آپ نے پیش کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی ایک دو کلاسز میں تو یہ برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن بڑی کلاسز میں نہیں۔ بڑی کلاسز والوں کو روزانہ نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا: یہ بات یاد رکھیں کہ بغیر دعا کے اور بغیر خدا کی طرف بڑھنے کی انسانی کوشش کے آپ وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جو حاصل کرنا ہمارا مقصد ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ: ''مقصود میرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو''۔ حضور نے فرمایا آپ کو دیوانے بننا پڑے گا۔

حضور نے فرمایا: پھر تلاوت قرآن کریم ہے۔ ایک دو رکوع تو عام آدمی پڑھ لیتا ہے۔ دنیا دار آدمی پڑھ لیتا ہے۔ سکول میں جانے والے بچے پڑھ کر جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو روزانہ نصف پارہ تو ضرور پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ تلاوت قرآن کریم کریں تو ترجمہ و تفسیر آپ کے سامنے ہوگی۔ نئے نئے نکات آپ کے ذہن میں آئیں گے۔ اس لئے تلاوت قرآن کریم لازمی ہونی چاہئے۔ یہی امید کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر نمازیں ہیں۔ یہ تو بنیادی

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

چیز ہے۔ ایک عام احمدی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پانچوں نمازیں پڑھنے والا ہو۔ اور آپ تو نہ صرف پانچوں نمازیں بلکہ باجماعت نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ بلکہ پوری توجہ سے نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: پس ہمیشہ ان بزرگوں کو ذہن میں رکھیں۔ ایک ٹارگٹ آپ کو مقرر کرنا پڑے گا اور ٹارگٹ وہی ہے جو آپ کو دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: علمی لحاظ سے مجھے علم ہے کہ لیکچر/سیمینار ہوتے ہیں۔ عنوان دے کر باقاعدہ لیکچر ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ کا باقاعدہ 'شاہد' کا امتحان ہوا کرے گا۔ مقالہ لکھا جایا کرے گا۔ صحابہ کرامؓ ہیں، ان پر لکھا جایا کرے گا۔ پھر اور عناوین بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: جامعۃ المبشرین میں سال میں کم از کم چار سیمینار ہونے چاہئیں، ان کے معیار کے مطابق۔

حضور نے فرمایا: پھر مطالعہ ہے۔ پڑھائی کے علاوہ مطالعہ ہونا چاہئے۔ آپ کو خدا نے موقع دیا ہے کہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دنیا کی دوسری یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلباء 12 سے 14 گھنٹے تک پڑھتے ہیں۔ اسی وجہ سے دنیاوی لحاظ سے بلند مقام تک پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی اُس بلند مقام تک پہنچنا ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ مثالیں قائم کرنی پڑیں گی اور قائم کرنی چاہئیں۔ پرانے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کے لیے اور نئے آنے والوں کے لئے نمونہ بننے کے لئے حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ کے قیام پر سو سال پورے ہو گئے ہیں تو اب نئے عزم کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سونے سے پہلے کوئی کتاب پڑھ کر سونا چاہئے۔ فرمایا: بہتر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھیں اور کچھ صفحات پڑھ کر سوئیں۔ سونے سے پہلے آخری پندرہ بیس منٹ میں پڑھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے لئے کھیل ضروری ہے، ورزش ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا: اس عمر میں آپ طالبعلم کی حیثیت سے ماحول کو دیکھتے ہیں کہ آپ کی عمر کے لوگ مالی لحاظ سے آپ سے بہتر ہیں۔ حضور نے فرمایا: کبھی آپ میں یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ یہ پڑھائی کر کے مالی لحاظ سے ہم سے بہتر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ مالی ضروریات پوری کروں گا۔ آپ میں تقویٰ ہونا چاہئے۔ آپ دعائیں کر کے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھا کر بہترین مربی بن سکیں گے۔ تربیت کر سکیں گے اور جماعت کی خدمت کر سکیں گے۔ خدا کرے آپ ہر لحاظ سے اپنے معیار اونچے کرنے والے ہوں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر تصاویر کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

13 رجنوری 2006ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتر امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لے جاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 4 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آپ کے صحابہ نے تمام برائیوں سے توبہ کر لی۔ ہر قسم کے فسق وفجور، چوری، زنا، قمار بازی، جھوٹ، شراب نوشی اور قتل وغارت کی عادتیں ان سے اس طرح غائب ہو گئیں کہ گویا ان میں تھیں ہی نہیں۔ نہ صرف یہ بری عادتیں ختم ہو گئیں بلکہ اعلیٰ اخلاق اور نیکیاں بجا لانے میں مسابقت کی دوڑ شروع ہو گئی۔ عبادات میں عبادات میں مشغولیت اور قربانی کی ایسی روح پیدا ہو گئی کہ کوئی پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو کچھ عرصہ پہلے اس سے بالکل الٹ تھے۔ اُن لوگوں کا مطلوب ومقصود صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ان سے عشق ومحبت میں فنا ہونا رہ گیا تھا۔ ان کے عشق ومحبت کی ایسی مثالیں بھی تھیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کو بھی نیچے نہیں گرنے دیتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ "میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے اور صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے خدا نے عطا کی ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ کے پاکیزہ نمونوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا ہو گیا۔

مالیر کوٹلہ کے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مالیر کوٹلہ کے رئیس تھے۔ ان میں گو نیکی تو پہلے بھی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت نے اس کو مزید صیقل کیا اور چمکایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے بارہ میں تحریر فرمایا کہ قادیان میں جب وہ ملنے کے لئے آئے تھے تو میں انہیں دیکھتا رہا ہوں کہ التزام ادائے نماز میں ان کو خوب اہتمام ہے اور صلحاء کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت نواب صاحب نے اپنے بھائی کو لکھا کہ میں مالیر کوٹلہ کو الوداع کر کے قادیان ہجرت کر کے آگیا ہوں۔ اب میرا واپس آنا محال ہے۔ اب ہم جس شخص کے پروانے ہیں اس سے الگ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ میں یہاں خدا تعالیٰ کی خاطر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری برادری اور کوٹلہ والوں کو سمجھ دے کہ ہم سب کا مرنا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ ہماری شرائط بیعت میں سے ایک یہ شرط ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ یہاں میرا ایمان جوں جوں بڑھتا جاتا ہے دنیا ہیچ ہوتی چلی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ پاک تبدیلی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ ان کی نسل کو بھی چاہئے کہ ان کے نقش قدم پر چلیں۔

حضور انور نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں ہی ہے تحریر فرمایا کہ یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار وانوار اُس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات اور امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے۔

حضور انور نے منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں روزنامچہ لکھنے کی عادت تھی۔ روزنامچے کی پڑتال کرتے ہوئے کوئی 40 سال قبل کا ایک واقعہ درج تھا منشی صاحب نے ایک غیر احمدی سے مل کر ایک معمولی سی تجارت کی تھی اس کے نفع میں سے بروئے حساب 40 روپے کے قریب منشی صاحب کے ذمہ نکلتے تھے۔ آپ نے یہ رقم حقدار کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوادی تا رسید بھی حاصل ہو جائے۔ وہ شخص احمدی نہیں تھا۔ منی آرڈر وصول ہونے کے بعد وہ اپنی مسجد میں گیا اور لوگوں سے کہا تم احمدیوں کو برا تو کہتے ہو لیکن یہ نمونے بھی تو دکھاؤ۔ 40 سال کا واقعہ ہے اور خود مجھے بھی یاد نہیں کہ میری کوئی رقم ان کے ذمے نکلتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ سے کسی نے پوچھا کہ بابا ملازمت کے دوران کبھی رشوت بھی لی ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ جس دیانت داری اور امانت سے میں نے نوکری کی اور نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا اگر ان کو سامنے رکھ کر دعا کروں تو ایک تیر انداز کا تیر خطا جاسکتا ہے لیکن میری دعا خطا نہ ہوگی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد صحابہؓ کی سیرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعات اس لئے تاریخ میں محفوظ ہیں تا کہ پتہ چلے کہ تمہارے بزرگ کس طرح اصلاح نفس کیا کرتے تھے۔ اور بیعت کے بعد اخلاص ووفا کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے تھے۔ تم بھی جو مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہو ان کے نقش قدم پر چلو۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ تین چار روز تک بھارت سے روانگی ہے۔ دعا کریں خیر وعافیت سے سفر گزرے اور قادیان میں رہنے کے دوران جو برکات ہم نے حاصل کی ہیں اور اس کے فضلوں کے نظارے جو ہم نے دیکھے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو جاری رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قادیان کی سرزمین میں MTA پر Live نشر ہونے والے خطابات اور خطبات بھی احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہیں۔

مسجد اقصیٰ قادیان میں پہلی دفعہ 7 رجنوری 1938ء کو لاؤڈ سپیکر لگا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس دن خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس وتدریس پر قادر ہوگا۔ ابھی ہمارے حالات ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ ابھی ہمارے پاس کافی سرمایہ نہیں اور ابھی عملی دقتیں بھی ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ لیکن اگر یہ دقتیں دور ہو جائیں اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی دے رہا ہے اور جس سرعت سے ترقی دے رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب زمانہ میں ہی یہ تمام دقتیں دور ہو جائیں گی۔ تو بالکل ممکن ہے کہ قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جا رہا ہوں اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور انگلستان کے لوگ اور فرانس کے لوگ اور جرمنی کے لوگ اور آسٹریلیا کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائر لیس سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں"۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی سرزمین سے یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

مسجد اقصیٰ کے جس محراب میں کھڑے ہو کر حضرت مصلح موعودؓ نے 7 رجنوری 1938ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ بالکل ممکن ہے کہ قادیان قرآن وحدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور دوسرے ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ آج 68 سال کے بعد اسی محراب میں کھڑے ہو کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قادیان کی سرزمین سے خطابات فرمائے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں سنے گئے۔ قادیان کی سرزمین سے نشر ہونے والا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر خطاب اور خطبہ جمعہ خلافت احمدیہ کی صداقت پر ایک عظیم الشان گواہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آبائی قبرستان کا وزٹ

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آبائی قبرستان جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قدیم آبائی قبرستان قادیان کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اسی قبرستان میں حضورؑ کی والدہ صاحبہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کی قبر ہے جن کی وفات 1868ء میں ہوئی تھی۔ جب کبھی حضورؑ ان کا ذکر فرماتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کا چشم دید بیان ہے کہ حضور علیہ السلام ایک مرتبہ سیر کی غرض سے اپنے پرانے خاندانی قبرستان کی طرف نکل گئے۔ راستہ سے ہٹ کر آپ ایک جوش کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کے مزار پر آئے اور اپنے خدام سمیت لمبی دعا فرمائی اور چشم پُر آب ہو گئے۔

اس آبائی قبرستان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پردادا حضرت مرزا گل محمد صاحب اور پردادی اہلیہ مرزا گل محمد صاحب، حضور کے دادا مرزا عطا محمد صاحب اور دادی اہلیہ عطا محمد صاحب اور حضور کے چچا مرزا غلام حیدر صاحب، مرزا غلام محی الدین صاحب اور حضور کی ہمشیرہ مراد بی بی صاحبہ اور جب بی بی صاحبہ مدفون ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں اور ان کی قبر والدہ

کی قبر کے ساتھ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبرستان تشریف لا کر دعا کی اور منتظمین سے مختلف قبروں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ قبرستان اس وقت ایک ہندو کی زمین میں ہے اور اس کی ملکیت میں ہے۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جائزہ لیں کہ کس طرح اس کو واپس حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اسی قبرستان کے قریب مقامی عیدگاہ تھی۔ اب یہ جگہ بطور عیدگاہ متروک ہو چکی ہے۔ لیکن عیدگاہ کا پرانا بوسیدہ محراب اب بھی موجود ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس عیدگاہ میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ عیدگاہ بھی دیکھی۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''نور ہسپتال قادیان'' کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں حضور انور کچھ دیر کے لئے Parmjeet Singh Bhatia صاحب، اے ایس آئی (ASI) کے گھر ان کی درخواست پر تشریف لے گئے۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد سے لے کر اب تک مسلسل حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور کے ساتھ سیکورٹی ڈیوٹی پر متعین ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کے گھر کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح

پانچ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نور ہسپتال تشریف آوری ہوئی۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے اپنے سٹاف اور انتظامیہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور کے ارشاد پر بکری عبیدی صاحب مبلغ تنزانیہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد حضور انور نے ہسپتال کی Lobby میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس تقریب میں جماعتی عہدیداران اور درویشان قادیان بھی موجود تھے۔ سبھی مہمانوں کی خدمت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ہسپتال کی اس افتتاحی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار المسیح واپس آتے ہوئے راستہ میں کچھ دیر کے لئے مکرم صالح الدین صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور واپس دار المسیح اپنے دفتر میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج بنگلہ دیش اور البانیہ کے علاوہ ہندوستان کی گیارہ جماعتوں آسنور، کرناٹک، Haripurigam، Yaripura، چنائی، Ogam، Bansra، سرینگر، ہریانہ، سہارنپور اور قادیان کی 58 فیملیز کے 504 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

اعلان بسلسلہ کمپیوٹر تعلیم بیرون ممالک

آجکل ہندوستان سے اکثر طلباء کی طرف سے بیرون ممالک جا کر کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اس تعلیم کے اخراجات کا مطالبہ جماعت سے کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹر تعلیم لنڈن میں جا کر مکمل کئے جانے کے ایک معاملہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذیل کا ارشاد نظارت کو موصول ہوا ہے کہ:

''یہاں یورپ سے آجکل بچے انڈیا میں کمپیوٹر کے کورس کرنے کیلئے جاتے ہیں۔ آپ پورا جائزہ لے لیں۔ انڈیا کے بچوں کو بھی وہاں ہی ایسے کورسز میں داخلہ لینا چاہیے''

لہذا اس ارشاد کی روشنی میں طلباء/امراء/صدر صاحبان جماعتوں کے علم کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت کے طلباء کمپیوٹر کی تعلیم ہندوستان میں ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یورپ میں ایسی تعلیم حاصل کرنے کے تعلق سے جماعت امداد یا قرضہ فراہم نہیں کر سکتی۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ نومبر ۲۰۰۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یاری پورہ میں مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ نے خاکسار کی بھتیجی عزیزہ عطیۃ القدوس سلمہا بنت مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب ساکن یاری پورہ کا نکاح عزیز سجاد احمد صاحب راتھر ولد مکرم بشیر احمد صاحب راتھر ساکن شورت (اننت ناگ) کشمیر کے ساتھ ایک لاکھ گیارہ ہزار گیارہ روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اعانت ۲۰۰ روپے

(میر بدر الدین یاری پورہ کشمیر حال نزیل قادیان)

اردو تحریک میں انعامات پانے والے خوش نصیب

مقابلہ نمبر ۹۷ کے انعام یافتہ کا نام نسرین بانو آف شموگہ، مقابلہ نمبر ۹۸ کے انعام یافتہ کا نام شہرت ادیبی بھیونڈی تھانہ مہاراشٹر ہے۔ انعامات ماہانہ ذرین شعاعیں اور القدس بنگلور کی جانب سے دیئے جا رہے ہیں۔ اس مقابلے کے اسپانسر شیم بیگم نائب صدر اردو ملاپ سوسائٹی دستھلی پورم حیدر آباد ۷۰ ہے۔ ہمارا پتہ ہے۔

ایم۔ ایس۔ یو۔ خان باز اردو ملاپ سوسائٹی ہتلا شموگہ۔ کرناٹک ۵۷۷۲۱۴

ضروری اعلان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں درج ذیل ناظران کا تقرر اور تبادلہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے

مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم — موبائل نمبر 09444363300

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظم جائداد — فون نمبر 221034

مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ — موبائل نمبر 9876376447 فون 221647

مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی

موبائل نمبر 9815075286

(ناظر اعلیٰ قادیان)

نتیجہ انعامی مقالہ نویسی

''تعلیمی سال ۲۰۰۵-۰۶ء میں نظارت تعلیم نے انعامی مقالہ زیر عنوان ''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی'' مقرر کیا تھا۔ مقالہ جات کا جائزہ لینے کے بعد ذیل کے مقالہ نگاروں کو اول اور دوم قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان افراد کی یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین۔

اول: مکرم ریاض احمد خان صاحب جماعت ساندھن آگرہ یو پی رقم انعام ۳۵۰۰ روپے

دوم: نسیم بیگم شریف صاحبہ جماعت اٹارسی ایم۔ پی رقم انعام ۲۵۰۰ روپے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

پروفیسر آف ذو آلوجی کا اعزاز

الحمد للہ میرے خالہ زاد بھائی مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی (پی ایچ ڈی) کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر آف ذو آلوجی کے اعزاز سے حال ہی میں نوازا گیا ہے۔ موصوف مکرم ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم آف راٹھ یو پی کے بیٹے ہیں جو کہ تعلیم الاسلام اسکول قادیان میں مدرس تھے۔ مکرم فریدی صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے M.C.S(Genetics) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے نمایاں کامیابی کے ساتھ 1985 میں پاس کیا۔ اسکے بعد مختلف سائنس کی فیلڈ میں آپ کو کام کرنے کے مواقع ملے اور آپ کے مضامین اور سائنس کی کاوشوں کو سراہا گیا ہے۔ چند سال قبل افریقہ (IRITIRIA) میں ایک تعلیمی ادارہ کو مستحکم کرنے کے لئے آپکی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ آپ 'انٹرنیشنل سائنس ڈے میگزین' کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے لئے پروفیسر کا اعزاز مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات سے نوازے آمین اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(منیر احمد حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

انعامی مقالہ نویسی برائے اراکین انصار اللہ بھارت

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے اور تحریری ملکہ اجاگر کرنے کے لئے مجلس کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال کے لئے مقالہ کا عنوان ''برکات خلافت'' تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے ۳۱ جولائی تک بھجوائیں۔ انعام اول کے لئے ۱۰۰۰ روپے، انعام دوم ۷۰۰ روپے، انعام سوم ۵۰۰ روپے مقرر ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

درخواست دعا

☆...... خاکسار ان دنوں مالی پریشانیوں میں مبتلاء ہے پریشانیوں کی دوری اور کاروبار میں برکت، والدین اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی، اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ظہور الدین خان صدر جماعت احمدیہ گڑھ پور)

☆...... مختلف کالجوں اور بورڈ و یونیورسٹیز میں امتحان دینے والے تمام بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (پرنسپل نصرت گرلز کالج قادیان)

☆ میرے بھائی مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل آف رانچی جھارکھنڈ اور انکی اہلیہ کی طبیعت خراب رہتی ہے ان دونوں کی اور انکے عزیز و اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بننے، نیک مقاصد میں کامیابی، اور ان کے والدین مرحومین مغفورین اور خسر و خوشدامنہ صاحبہ مرحومین آف بھاگلپور بہار کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے اعانت بدر دو سو روپے

(محمد حبیب اللہ ریٹائر ٹیچر ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

☆...... ہماری جماعت مخالفتوں سے کافی دوچار ہے دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے، جماعت کی ترقی، وادی میں امن کی بحالی اور میری اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(غلام رسول بانڈے ماندوجن کشمیر)

جماعت احمدیہ شورت میں جلسہ وقف عارضی

مورخہ 23 مارچ 2006ء بروز جمعرات مجلس انصار اللہ کشمیر کی طرف سے صوبائی سطح پر ''یوم مسیح موعودؑ'' بڑے شاندار طریق پر منعقد کیا گیا۔ محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اس میں شرکت فرمائی۔ محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر ضلع اسلام آباد نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ محترم عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا ترجمہ سنایا اس کے بعد محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد وقف عارضی کے تحت جن انصار بھائیوں نے کام کیا ان کی محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے گلپوشی کی۔ اس سے قبل محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت اور محترم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت جب جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو محترم عبدالمنان نائک صاحب نائب ناظم مجلس انصار اللہ کشمیر (اول) اور محترم راجہ شمس اللہ خان صاحب نائب ناظم مجلس انصار اللہ کشمیر (دوئم) نے ان دونوں مہمانان کرام کی گلپوشی کی۔ اس کے بعد محترم غلام احمد قوال صاحب زعیم انصار اللہ ناصر آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ سرینگر نے تقریر فرمائی انہوں نے اپنی تقریر میں دلائل کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کیا۔ اس کے بعد چند انصار بھائیوں نے وقف عارضی کے تعلق سے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ اس کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں احباب کو قرآن کریم سمجھنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلائی انہوں نے سامعین حضرات کو بہت ہی زریں نصائح سے نوازا۔ آخر میں محترم عبدالحمید ٹاک صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے بھی احباب کو چند بہت ہی مفید نصائح سے نوازا۔ اور دُعا بھی کرائی۔ جلسے کے دوران ہی ان احباب کی ایک گروپ تصویر کھنچوائی گئی جنہوں نے وقف عارضی کے تحت چند دن کام کیا۔ جلسہ گاہ کو بینروں اور جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ شامیانے کو بھی اچھی طرح سے سجایا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس سے پہلے ہی دُعا کیلئے درخواست کردی گئی تھی۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ جلسہ کے بعد زعماء کرام۔ صدر صاحبان۔ قائدین کرام۔ مبلغین حضرات اور معلمین کرام کی ایک میٹنگ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں ہوئی۔ انہوں نے انہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ شورت کے انصار۔ خدام۔ اطفال اور لجنات و ناصرات نے بھی اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اس سے قبل 26 فروری 2006 کو مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ کشمیر کی ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کے ارشاد پر محترم ظہیر احمد صاحب خادم نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ اسی میٹنگ میں یہ سارے پروگرام مرتب کئے گئے تھے۔ تمام مجالس کو ان پروگراموں کی اطلاع دی گئی تھی۔ پھر یکم اپریل 2006ء سے انہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ تقریباً ایک صد خطوط لکھ کر تمام جماعتوں اور مجالس کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اس دوران میں محترم غلام حسن ڈار صاحب شورت نے بانڈی پورہ میں ترکہ پورہ ونا گام کا دورہ کرنے کے بعد ہاری پاری گام اور اندورہ کا بھی تربیتی دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان مساعی کو قبول فرمائے۔ درج ذیل انصار نے دس دس یوم وقف عارضی کے تحت کام کیا۔

صوبہ کشمیر میں وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب کے اسماء

نام	جماعت کا نام جہاں کام کیا
مکرم راجہ منظور احمد خان صاحب	اندورہ
عبدالمنان زائر ناصر آباد	شورت
مبارک احمد عابد ناصر آباد	شورت
عبدالرحمن انور ناصر آباد	شورت
راجہ یار محمد خان نونہ مئی	یاری پورہ
راجہ نسیم احمد خان نونہ مئی	چک ایمرچھ
	چک ڈیسنڈ۔ یاری پورہ
شیخ عبدالغفار صاحب چک ڈیسنڈ	چک ایمرچھ
شیخ ناصر احمد صاحب رشی نگر	آسنور
بشیر احمد زائر شورت	ناصر آباد
ماسٹر نذیر احمد عادل شورت	ناصر آباد
غلام حسین ڈار شورت	ناصر آباد
برکت احمد راتھر شورت	ناصر آباد
جہانگیر احمد ڈار شورت	ناصر آباد
عبدالعزیز ڈار شورت	ناصر آباد
عبدالمنان نائک آسنور	رشی نگر
ماسٹر نعمت اللہ صاحب آسنور	رشی نگر
شفیق احمد نائک کوریل	ماندوجن
سید عبدالمجید صاحب کوریل	ماندوجن
محمد یوسف راتھر	برازلو
راجہ شمس اللہ خان برازلو	بالسو۔ برازلو
عبدالرشید میر رشی نگر	آسنور
محمد رفیق بٹ رشی نگر	آسنور
بابو الطاف خالد چک ایمرچھ	چک ڈیسنڈ
طاہر احمد شاہ ماندوجن	کوریل

اللہ تعالیٰ تمام وقف عارضی کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ (بشیر احمد زائر ناظم انصار اللہ کشمیر)

قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

قادیان دارالامان مورخہ 11 اپریل بمطابق 12 ربیع الاول آج یہاں مسجد اقصیٰ میں آنحضرت ﷺ کے یوم پیدائش کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبیؐ پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان نے اس اجلاس کی صدارت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبدالحسن صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے کی اور ترجمہ سنایا مکرم کے محمد راشد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے سنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و ایڈیٹر اخبار بدر نے بعنوان سیرت آنحضرت صلعم عبادت کے آئینہ میں'' عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ جانا جاؤں اس لئے میں نے آدم کو پیدا کیا۔ (حدیث قدسی)

نماز مومن کا معراج ہے اس کے ذریعہ مومن اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ نوافل اور خاص کر نماز تہجد سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم کو بچپن سے ہی عبادت کی طرف دھیان تھا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مقام عطا فرمایا۔ آپ غار حرا میں جا کر کئی کئی دن عبادت میں مشغول رہتے تھے آپ صلعم صرف عبادت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اللہ کے بندوں کی خدمت بھی کرتے تھے محتاجوں کا سہارا تھے غریبوں کے ہمدرد تھے۔ لوگوں کے حقوق ان کو دلاتے تھے مہمان نواز تھے اگر کسی مومن میں یہ سب صفات ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر نماز میں دل نہیں لگتا تو کثرت سے استغفار کیا کرو اس طرح تمہارے اندر دوام پیدا ہو جائے گا۔ اور تازگی آجائے گی۔

اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نظم بدرگاہ ذیشان خیر الانام خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ کے عنوان سے کی آپ نے بہت عمدہ رنگ میں آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ کا ایک پہلو عفو (معاف کرنا) بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ آپ کا وجود باعث رحمت تھا باعث برکت تھا لیکن سب نبیوں کی طرح آپ کی بھی مخالفت ہوئی۔ صحابہ شہید کئے گئے دشمن ہمیشہ ستاتے تھے جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو صحابہ نے حضور صلعم سے اجازت مانگی کہ ہم دشمن سے بدلہ لیں گے۔ لیکن آنحضرت صلعم نے فرمایا میں رحم پھیلانے کیلئے آیا ہوں ظلم کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ صحابہ نے مظالم کمزوری یا کسمپرسی کی وجہ سے برداشت نہیں کئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کرنے کا ارشاد تھا۔ طائف کی بستی میں دشمنوں نے پتھر مار مار کر آپ صلعم کو لہولہان کیا تو پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اگر آپ صلعم اجازت دیں تو ان دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملادوں اور اس بستی کو پیس کر رکھ دوں لیکن ہمارے پیارے نبی صلعم نے فرمایا نہیں۔ ان کو تو معاف کرنا ہے انشاء اللہ یہ لوگ ضرور ایمان لائیں گے۔

آخر میں مکرم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ ہے مومنوں کو چاہئے کہ اس اسوہ کو اپنائیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔ آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا'' دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (سید مبشر احمد عاطل مربی سلسلہ قادیان)

جماعت احمدیہ چک ایمرچھ میں تقریب آمین

26 مارچ کو مسجد احمدیہ چک ایمرچھ میں بعد نماز ظہر وعصر تقریب آمین منعقد ہوئی اس موقع پر قرآن مجید مکمل کرنے والے سولہ بچے اور بچیاں شامل ہوئے ان میں بعض بچے بہت کم عمر تھے اس تقریب کے موقع پر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک زونل امیر کشمیر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے علاوہ مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ایمرچھ و چک ڈیسنڈ کے ساتھ ساتھ تین جماعتوں کے مرد وزن موجود تھے۔ اس موقع پر محترم ناظر صاحب نے فرمایا کہ اب آپ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اور اس کے لئے ایک سال کے عرصہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ کی ترجمۃ القرآن کی آمین ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اسماء اطفال:: عزیز فیروز احمد خان ابن ظفر اللہ خان صاحب۔ سید شجاعت علی ابن سید امداد علی صاحب۔ سہیل احمد خان ابن انیس احمد خان صاحب۔ عامر شریف خان ابن شرکت خان صاحب۔ عزیزہ فیروزہ مظفر بنت مظفر احمد قریشی صاحب۔ عزیزہ تابندہ خالد بنت خالد اختر صاحب۔ عزیزہ عفت مصطفیٰ بنت غلام مصطفیٰ صاحب۔ سیدہ عذرہ شاہین بنت سید امداد علی صاحب۔ عزیزہ رخسار پروین بنت مبارک احمد لون صاحب۔ عزیزہ عصمت جہاں بنت مبارک احمد لون صاحب۔ رافعہ عارف بنت عارف محمود قریشی صاحب۔ عزیزہ فوزیہ مظفر بنت مظفر احمد لون صاحب۔ عزیزہ فائزہ نسیم بنت نسیم احمد خان صاحب۔ رابعہ طارق بنت طارق محمود قریشی صاحب۔

اسماء اطفال آمین کنندگان چک ڈیسنڈ

عزیز عامر مبارک ابن مبارک احمد خان صاحب۔ نزیم خورشید ابن خورشید احمد صاحب۔ شاکر حسین ابن آزاد حسین صاحب۔ دانش احمد ابن خورشید احمد صاحب۔ عاقب جاوید ابن جاوید احمد خان صاحب۔ فرحان جاوید ابن جاوید احمد خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کیلئے اور ان کے والدین کیلئے بہت بہت مبارک کرے اور ان کے سینوں کو قرآن مجید کے نور سے بھر دے۔ (سید امداد علی معلم سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم چک ایمرچھ کشمیر)

گاندھی دھام گجرات میں تربیتی جلسہ

گاندھی دھام میں مورخہ 12.3.06 بروز اتوار تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ گجرات کے اضلاع بھاؤنگر۔ بھوج کچھ۔ احمد آباد۔ کھاوڑا۔ راجکوٹ وغیرہ سے آئے ہوئے تقریباً 200 افراد نے شرکت کی، جلسہ کے پہلے سیشن میں مکرم طارق یوسف چوہدری صاحب کی صدارت میں کاروائی کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد گاندھی دھام کے مقامی اطفال و ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اس مقابلہ میں تقریباً 50 اطفال و ناصرات نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ جات میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی اور کوئز کے مقابلہ جات ہوئے۔ خدا کے فضل سے سارے پروگرام بہت اچھے ہوئے۔ گاندھی دھام کے مقامی معلمین کرام نے بھی بہت اچھے رنگ میں اطفال و ناصرات کو تیار کرایا۔ بعد اس کے ایک تقریر مکرم مولوی مہربان ثمر صاحب مبلغ سلسلہ گجرات نے نماز کی حقیقت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کے بعد اس جلسہ کا پہلا سیشن ختم ہوا۔

جلسہ کا دوسرا سیشن شام چھ بجے زیر صدارت مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب بھٹی مبلغ انچارج گجرات ہوا۔ مولوی عبدالجلیل صاحب اختر نے قرآن مجید کی تلاوت کی اُس کے بعد مکرم مولوی عثمان خان صاحب نے نظم پڑھی بعد اس کے مکرم مولوی چنگیز خان صاحب مبلغ سلسلہ گجرات نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ گجراتی زبان میں خصوصی تقریر مکرم بالا بھائی آف بھاؤنگر نے کی آخر میں خاکسار نے خطاب کیا۔ بعدہ اطفال و ناصرات کے درمیان انعامات تقسیم کیے گئے دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ مہمان کرام رات کے کھانا کے بعد رخصت ہوئے۔ (فضل الرحمٰن بھٹی انچارج مبلغ گجرات)

رپورٹ وقف عارضی جماعتہائے احمدیہ کشمیر

چک ایمرچھ:: مورخہ ۱۳ مارچ سے ۲۲ مارچ تک خاکسار شیخ عبدالغفار زعیم انصار اللہ چک ڈیسنڈ کے ہمراہ مکرم محمد اقبال خان صاحب سیکرٹری مال چک ڈیسنڈ اور عزیزم منظور احمد خان چک ڈیسنڈ جماعت احمدیہ چک ایمرچھ میں مسلسل دس یوم وقف عارضی کا فریضہ سرانجام دیا تفصیل ذیل میں درج ہے۔

مورخہ ۱۳ مارچ کو چک ایمرچھ میں خدام، اطفال اور انصار کے ساتھ بعد نماز مغرب میٹنگ ہوئی جس میں وقف عارضی کی اہمیت و افادیت بیان کی گئی اور جماعتوں میں نئی رُوح قائم کرنے اور روحانی بیداری اور تازگی پیدا کرنیکی ضرورت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ الحمدللہ جماعت چک ایمرچھ کے خدام اطفال اور انصار نے بھرپور تعاون دیا اور جماعت میں روزانہ جاری دینی تعلیم القرآن کلاس میں عزیزم منظور احمد خان صاحب نے برابر دس یوم کلاس میں حاضری دی اور مکرم سید امداد علی صاحب خادم سلسلہ کے ساتھ کلاس کے اطفال اور ناصرات کو قاعدہ یسرنا القرآن۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھایا نیز تمام بچوں بچیوں کو نماز جنازہ یاد کروائی۔ بچوں بچیوں کے ٹیسٹ بھی لئے۔ خاکسار اور مکرم محمد اقبال صاحب روزانہ بعد نماز مغرب درس دیتے رہے خاص کر قیام نماز اور بدرسومات کے خلاف جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں درس دیئے گئے۔

مورخہ 20 مارچ کو بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس بھی ہوا جس میں مکرم رفیع احمد لون صاحب قائمقام صدر جماعت نے تلاوت قرآن مجید کی مکرم سید امداد علی صاحب نے نظم پڑھی مکرم قریشی مظفر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ایمرچھ نے تربیتی پہلوؤں پر تقریر کی مکرم محمد اقبال صاحب خان چک ڈیسنڈ نے نماز کی برکات کے مضمون پر تقریر کی اور آخر پر خاکسار نے صدارتی تقریر کی اہم امور کے بارے نصائح کیں اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دُعا کروائی۔ اسی طرح مکرم حاجی بابو الطاف احمد خان صاحب مکرم منور احمد قریشی صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر چک ڈیسنڈ میں درس دیا عزیزم راجہ ظفر احمد خان صاحب نے بھی دیگر ایام میں حاضری دی اور خدام و اطفال اور انصار بزرگان کو باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں آکر نماز ادا کرنے کی درخواست کی۔

اللہ تعالیٰ تمام خدام، اطفال اور انصار کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خصوصاً جن لوگوں نے وقف عارضی کو باحسن ذمہ داری سے نبھایا ہے اور پھر جن لوگوں نے ان کے ساتھ تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ پوری وادی میں یہ پروگرام کامیاب بنانے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ (شیخ عبدالغفار زعیم انصار اللہ چک ڈیسنڈ خانپورہ)

برازلو:: خاکسار مجلس انصار اللہ بالسو سے تعلق رکھتا ہے اور خاکسار نے وقف عارضی کیلئے اپنا نام تجویز کیا تھا۔ خاکسار کو نزدیکی جماعت برازلو کا تربیتی دورہ کرنا تھا اور برازلو سے مکرم شمس اللہ صاحب کو وقف عارضی کے تحت ہماری جماعت میں دورہ کرنا تھا۔ اس ضمن میں مکرم شمس اللہ خان صاحب برازلو جو وقف عارضی کے تحت کام کر رہے ہیں۔ نے ۵ مارچ ۲۰۰۶ء کو ہماری جماعت کا دورہ کیا۔

۱۰ ر مارچ جمعہ المبارک کو خان صاحب اور مکرم حاجی عبدالمنان صاحب ناصر آباد ہماری جماعت میں آئے۔ حاجی عبدالمنان صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت کے ان دینی مجاہدین کا تذکرہ کیا جو اُس وقت وقف عارضی کے تحت کام کر رہے تھے۔ کہ کس طرح خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت مشکلات کے باوجود دور دراز ممالک میں جماعت کے تبلیغی کاموں میں حصہ لیا۔

نیز حاجی صاحب نے احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان تحریکات کی طرف توجہ دلائی جو 2008ء کے صد سالہ خلافت جوبلی کی مناسبت سے خصوصی مقام رکھتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں خاکسار کو ۱۹ مارچ کو برازلو جماعت میں جانے کا موقعہ ملا۔ (محمد یوسف راتھر زعیم انصار اللہ بالسو)

یاری پورہ:: خاکسار کو وقف عارضی کے تحت جماعت احمدیہ یاری پورہ میں کام کرنے کیلئے مقرر کیا گیا۔ خاکسار نے یکم مارچ سے بحیثیت وقف عارضی کام کرنا شروع کیا سب سے پہلے خاکسار نے انفرادی طور پر افراد جماعت احمدیہ یاری پورہ کے ساتھ تربیتی معاملات پر تبادلہ خیال کیا اس کے بعد خاکسار نے 3 مارچ کو جماعت احمدیہ یاری پورہ میں خطبہ جمعہ دیا اور اس خطبے میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے اقتباس سنائے اور حضور کا یہ پیغام سنایا کہ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہوں اور ہر گھر میں تلاوت قرآن کریم ہونی چاہئے نیز بدرسم و رواج کے خلاف جہاد کے بارے میں ذکر کیا۔ نماز جمعہ کے بعد جماعت احمدیہ یاری پورہ کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی اس میٹنگ میں معلم وقف جدید، ارکان مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یاری پورہ نے شرکت کی اس میٹنگ میں درج ذیل امور پر بات چیت ہوئی۔

مسجد میں پنجگانہ نمازوں کی پابندی اور اس کیلئے کاروائی۔ تلاوت قرآن کریم۔ مہینے میں کم از کم ایک تربیتی جلسہ اور ایک شاندار وقار عمل۔ شادیوں میں بدرسم و رواج کے خلاف جہاد۔ اپنا عملی نمونہ بہتر بنانا اس کے بعد 17 مارچ بروز جمعہ خاکسار نے جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کی جامع مسجد میں نماز پنجگانہ، تربیتی معاملات بدرسوم کے خلاف جہاد اور اپنے عملی نمونے بہتر بنانے پر ایک خطبہ دیا۔ خطبہ جمعہ کے بعد خاکسار نے چک ڈیسنڈ اور چک ایمرچھ کے خدام و انصار کے ممبران کے ساتھ ایک طویل میٹنگ کی۔ اس کی صدارت مکرم سید امداد علی صاحب معلم نے کی اس میٹنگ میں بھی نمازوں کی پابندی، تلاوت قرآن کریم، عملی نمونہ بہتر بنانا اور بدرسوم کے خلاف جہاد جیسے معاملات پر گفتگو ہوئی، اس کے بعد مورخہ ۲۲ مارچ کو خاکسار نے مسجد احمدیہ یاری پورہ میں معلم صاحب کی موجودگی میں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھنے والے بچوں کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور بچوں کے ساتھ نماز کی برکات تلاوت قرآن کریم اور سچ بولنا وغیرہ جیسی باتوں پر مفصل بات چیت ہوئی میٹنگ کے اختتام کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اسطرح وقف عارضی کا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (نسیم احمد خان نونہ مئی کشمیر)

رشی نگر:: خاکسار ماسٹر نعمت اللہ لون اور مکرم عبدالمنان صاحب نائک ساکن آسنور نے وقف عارضی کے پروگرام کے تحت رشی نگر جاکر چار تربیتی جلسے کئے جن میں انصار اللہ اور دیگر مجالس کی ذمہ داریوں، تربیت اولاد، وقف عارضی کی اہمیت و ضرورت، خلفائے کرام کے اہم ارشادات، صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام اور تعلیم القرآن وغیرہ کے اہم موضوعات کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ ان ایام میں باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور آئندہ انفرادی طور پر باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد کی پابندی کرنے کے متعلق ہدایات دی گئیں۔

نماز فجر کے بعد روزانہ دینی نصاب انصار اللہ کا درس دیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۰ مارچ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ اور مرکزی اجتماع انصار اللہ کے موقع پر انصار اللہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات بھی کشمیری زبان میں احباب کو سنائے گئے۔

انصار اللہ کو اس سال کے دینی نصاب اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروگرام کو سمجھایا گیا کہ اس کے کیا فائدے ہیں ترجمۃ القرآن کلاس شروع کی گئی اور آئندہ اس کلاس کو جاری رکھنے کی ہدایت دی گئی اس کے علاوہ روحانی پروگرام میں باقاعدگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ وقف عارضی کے ان ایام میں بارشوں اور موسم کی خرابی کے باوجود رشی نگر کے تمام احباب انصار و خدام خصوصاً قائم مقام صدر جماعت محمد شفیع صاحب و زعیم انصار اللہ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ محترم عبدالسلام صاحب لون مبلغ اور معلم صاحبان نے تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم بخشے۔

(ماسٹر نعمت اللہ و عبدالمنان نائک آسنور کشمیر)

شورت: مکرم مبارک احمد صاحب عابد، خاکسار عبدالمنان زاہد اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور نے اپنی ہمسایہ جماعت، جماعت احمدیہ شورت میں وقف عارضی کیا۔ "وقف عارضی کا پروگرام ۲ مارچ ۲۰۰۶ء کو شروع ہوا اور ۲۰ مارچ تک جاری رہا ہر روز تینوں افراد جماعت احمدیہ شورت میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیانی وقفہ کے دوران تربیتی اجلاسات منعقد کرتے رہے ان اجلاسات میں واقفین عارضی نے اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے اور موجودہ دور میں اس پر عمل کرنے کی ضرورت کو اُجاگر کیا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت اور افراد جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی، علاوہ ازیں مختلف تربیتی امور جن میں نمازوں کی پابندی تعلق باللہ۔ تربیت اولاد سے متعلق انصار اللہ کی ذمہ داریاں رشتے ناطوں کے بارے میں جماعت کے سنہری اصول پر عمل کرنے۔ جماعتی تنظیم کی اطاعت اور خلافت کی اہمیت اور ضرورت جیسے اہم موضوعات شامل رہے۔ ان پروگراموں کو احباب جماعت نے کافی سراہا۔ افراد میں بیداری پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے اور واقفین کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ واقفین کو اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبدالمنان زاہد صوبائی ناظم تبلیغ ناصر آباد)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15886 :: میں پی ایم مریم زوجہ محمد سلیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت دسمبر 89 ساکن میتھلا کوڈنگی ڈاکخانہ کوڈم باکم ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار ایک عدد سونے کا 24.200 گرام سٹڈ 2.500 چوڑیاں دو عدد 24.000 انگوٹھی ایک عدد 1.600 کل وزن 52.300 قیمت 28080 روپے، حق مہر جو خاکسار کے ذمہ ہے 13000 کل میزان -/41080 میرا گزارہ آمد خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الپی مبلغ سلسلہ — الامۃ پی ایم مریم — گواہ ظفر اللہ سی کے

وصیت 15887 :: میں عبدالحسن ولد عبدالمومن مالاباری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ننگل باغبان قادیاں میں 15 مرلہ زمین ہے جسکا خسرہ نمبر 30R ہے۔ قیمت 1,50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4058 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جون 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالمومن مالاباری — العبد عبدالحسن — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15888 :: میں سید طارق احمد ولد سید منظور احمد عاجل قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ نقد رقم -/5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید مبشر احمد عاجل — العبد سید طارق احمد — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15889 :: میں ذہین بشریٰ زوجہ عبدالرحیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر 11000 بذمہ خاوند۔ ایک جوڑی کانٹے 4.980 گرام قیمت -/3000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم — الامۃ ذہین بشریٰ — گواہ ظہیر احمد خادم

وصیت 15890 :: میں امۃ القیوم زوجہ حبیب احمد طارق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم اپریل 05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر اکیس ہزار روپے۔ 23 کیرٹ طلائی ہار کانٹے، انگوٹھی وزن 37.700 قیمت 22.620۔ لاکٹ ٹاپس 17.730 قیمت 10.280 ایک عدد کنگن طلائی مع لاکٹ وزن 15.470 قیمت 9282۔ دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزن 8.500 قیمت 5.100 ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن 3.600 قیمت 2090 ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن 3.800 قیمت 2280 روپے۔ کل وزن 86.800 قیمت 51652۔ دو عدد پازیب نقرئی وزن 124.250 قیمت -/1305۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ -/4800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حبیب احمد طارق — الامۃ امۃ القیوم — گواہ ملک محمد مقبول طاہر

وصیت 15891 :: میں ایم ایم ممتاز زوجہ سی کے ظفر اللہ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت دسمبر 1990ء ساکن کوڈونگلور، ڈاکخانہ ایریاڈ ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 601 روپے چوڑیاں چار عدد 51.640 ہار دو عدد 38.990 انگوٹھیاں 7.500 گرام سٹڈ 4.000 کل وزن 102.130 قیمت -/56171 کل میزان -/56772 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ /1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الپی — الامۃ ممتاز ایم ایم — گواہ ظفر اللہ سی کے

وصیت 15892 :: میں ٹی اے رافعہ زوجہ محمد صالح قوم مسلم پیشہ...... عمر 25 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کنگن 4 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت -/2292 ہار 16 گرام قیمت 9168 ہار دو 12 گرام۔ قیمت -/6876 قیمت -/1146 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی ایچ محمد صالح — الامۃ ٹی اے رافعہ — گواہ سی کے انور

وصیت 15893 :: میں ایم پی محمد ولد فخر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عارضی عمر 43 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی تفصیل درج کردی گئی ہے۔ ساڑھے 17 سینٹ زمین مع مکان نمبر LX-495 قیمت 150,000 پتہ پریم ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد ایم پی محمد — گواہ کے وائی شمس الدین

وصیت 15894 :: میں سی ایچ محمد صالح ولد سی ایچ عبدالرحمٰن قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملپرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے محمد شریف — العبد سی ایچ محمد صالح — گواہ محمد انور احمد

اعلان برائے داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جملہ امراء وصدر صاحبان ومبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کرسکتے ہیں۔ شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) گریجوٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2006ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆...... تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆...... قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆...... امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆...... یہ کورس تین سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب:: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو۔ ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط وکتابت کیلئے پتہ Head Jamiatul Mubashreen,

Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab)

Mob. 9872121505, (O) 01872-222474

(ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان)

بقیہ (صفحہ اول) ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بے فائدہ ہیں۔ قرآن شریف میں یہی حکم ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا پورا ادا کرو۔ ان میں ریا، خیانت، شرارت باقی نہ ہو۔ وہ خلصۃً للہ ہوں۔ پس پہلے اس بات کو پیدا کرو پھر اس کے ثمرات خود بخود حاصل ہوں گے......"۔

جب انسان اپنے نفس کو کھو دیتا ہے اور غیر اللہ کی طرف التفات نہیں رہتی اور کسی کو اپنی نظر میں نہیں دیکھتا اور خدا ہی کو دیکھتا اور اس کو ہی سناتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کو سناتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن کے باوجودیکہ دو کان ہوتے ہیں مگر وہ حرص، ہوا، غصہ، کینہ وغیرہ ہر قسم کی طاقتوں کی باتیں سنتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی بات کیونکر سن سکتے ہیں۔ ہاں ایک قوم ہوتی ہے جو باقی سب کو ذبح کر ڈالتے ہیں اور سب طرف سے کانوں کو بند کر لیتے ہیں۔ نہ کسی کی سنتے ہیں نہ کسی کو سناتے ہیں۔ انہیں ہی خدا بھی اپنی سناتا ہے اور ان کی سنتا ہے اور وہی مبارک ہوتا ہے۔

پس اگر اس قوم میں داخل ہونا چاہتے ہو تو ان کے نقش قدم پر چلو۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو ایسی آوازوں اور خوابوں پر ناز نہ کرو۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاث احلام اور حدیث النفس کا ذکر موجود ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک تو حمل حقیقی ہوتا ہے۔ جب مدت مقررہ نو ماہ گزر جاتے ہیں تو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اس کے مقابلہ میں حمل کاذب ہوتا ہے۔ بعض عورتیں رات دن اولاد کی خواہش کرتی رہتی ہیں جس سے رجاء کی مرض پیدا ہو جاتی ہے اور جھوٹا حمل ہو کر پیٹ پھولنے لگتا ہے اور حمل کی علامت ظاہر ہوتی ہیں لیکن نو ماہ کے بعد پانی کی مشک نکل جاتی ہے۔ ایسا ہی حال ان کشوف اور خوابوں کا ہے۔ جب تک انسان محض خدا ہی کا نہ ہو جاوے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔ انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جب وہ خدا کا مقرب ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی بیخ کنی کیلئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت ﷺ تنہا، مگر دیکھو کون کامیاب ہوا اور کون نامراد رہے۔ نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے مقرب کا بہت بڑا نشان ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 104-106 جدید ایڈیشن)

زمین بکاؤ: ساڑھے پانچ ایکڑ نہری زمین۔ چلتا ٹیوب ویل، گاؤں بھام، فرنی رلنک سڑک کے ساتھ، ہرچووال اڈے سے آدھ کلومیٹر۔ منظور شدہ ہائی وے (شری ہرگوبند پور۔ گورداسپور) سے دو کلومیٹر دور۔ رابطہ کریں: 01872-273744 موبائل: 9814538831

Advt.

اشاعت کتب کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب کوئی کتاب شائع کروانا چاہتے ہوں تو انہیں اصل مسودہ نظارت نشر واشاعت میں بھجوا کر اجازت حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ بغیر اجازت حاصل کئے کوئی بھی کتاب شائع نہ کی جائے۔ اگر باہر کے کسی ملک کی جماعت یا امیر نے کسی کتاب کی اشاعت کی اجازت دیدی ہو تو بھی نظارت نشر واشاعت میں اصل مسودہ بھجوا کر ہندوستان سے کتاب شائع کرنے کی منظوری لینی ہوگی۔ اگر کوئی صاحب کسی کتاب کو ری پرنٹ کی صورت میں بھی ہندوستان سے شائع کروانا یا کرنا چاہتے ہوں تو ایسی صورت میں بھی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اگر کوئی دوست کسی کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتے ہوں تو بھی اس کا ترجمہ کرنے سے قبل دفتر نشر واشاعت قادیان سے اجازت حاصل کریں امید ہے کہ احباب جماعت اس کی پابندی فرمائیں گے۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

قائدین وناظمین اطفال متوجہ ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ 7 جنوری 2006ء کی میٹنگ میں ننھے اطفال کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز وقف جدید کے بارے میں فرمایا "وقف جدید کی ذمہ داری اطفال الاحمدیہ پر ڈالیں۔ ننھے مجاہد معیار اوّل کیلئے -/200 روپے اور معیار دوم کیلئے 100 روپے رکھیں۔ ان کی خاص فہرست بنا کر مجھے بھجوائیں۔ باقی ہر ایک کو شامل کریں"

(معیار اول 13 سال سے 15 سال کے اطفال اور معیار دوم 7 سال سے 12 سال کے اطفال)

جملہ قائدین مجالس وناظمین اطفال پیارے آقا کے ارشاد کو مدنظر رکھیں اور اس بارے میں فوری کارروائی شروع کردیں اور اطفال کو چندہ وقف جدید میں اس کے مطابق شامل کریں اور فہرست جلد از جلد دفتر میں بھجوائیں۔ سیکرٹریان وقف جدید سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

شعبہ تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں ضروری گزارش

بھارت کے تمام صوبہ جات کے سرکل انچارج صاحبان سے گزارش ہے کہ اپنے حلقہ کے مبلغین ومعلمین کرام کی شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کی رپورٹیں دفتر میں یکجائی طور پر بھجوایا کریں۔ اس سے جہاں آپ کو معلمین کرام کی رپورٹوں کا جائزہ لینے کا موقع مل سکے گا وہیں دفتر کو بھی جواب دینے میں سہولت ہوگی۔ انفرادی طور پر چونکہ معلمین کرام کے ایڈریس دفتر میں موجود نہیں ہیں اس لئے جواب بھجوانے میں دشواری ہوتی ہے۔ اُمید ہے اس امر کی پابندی فرمائیں گے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

موسم گرما کی تعطیلات میں وقف عارضی میں حصہ لیں

آئندہ ماہ سے سکولوں میں اور پھر کالجوں میں موسم گرما کی تعطیلات شروع ہونے والی ہیں۔ ان تعطیلات سے فائدہ اُٹھا کر میٹرک کے اور کالج کے طلباء اور اساتذہ کرام وقف عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔

تحریک وقف عارضی سے جہاں جماعتوں میں تعلیم وتربیت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے وہیں پر خود وقف عارضی کو بھی اپنی تربیت کا موقع ملتا ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہئے کہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

طلباء کیلئے مفید معلومات

آپٹومیٹری اور میڈیکل لیب ٹیکنالوجی میں کیریئر

آپٹومیٹری: آنکھوں کا معائنہ کرنا آنکھوں کے عدسے کے ذریعے انحراف نور کے نقائص کا پتہ لگانا اور انہیں صحیح طول ماسکہ والے عدسے (مقعر ومحدب) کا مشورہ دینا، غرض آنکھوں کے امراض کی جانچ اور مکمل تشخیص آپٹومیٹرسٹ کرتے ہیں۔ عینک کے فریم کی تیاری کے متعلق تمام بنیادی کام کی معلومات بھی ہوتی ہے۔ آنکھوں کے امراض کے ماہر جنہیں آپتھالمولوجسٹ کہا جاتا ہے اور جو ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آنکھوں کے امراض میں اسپیشلائزیشن کرتے ہیں، ان ماہرین کے معاونین آپٹومیٹرسٹ ہوتے ہیں یہ اپنا خود کا کلینک بھی قائم کرسکتے ہیں۔ **کورس**: بارہویں سائنس کے بعد دو تین سالہ کورس۔ دو سالہ ڈپلومہ کورس ہوتا ہے جبکہ تین سالہ بیچلر ڈگری کورس۔ **انسٹی ٹیوٹ**: ☆ میونسپل آئی ہسپتال کمائی پورہ ممبئی ☆ بھارتی ودیا پیٹھ لال بہادر شاستری مارگ پونہ ☆ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی (برائے خواتین) چرچ گیٹ ممبئی۔ ☆ گورنمنٹ میڈیکل کالج اورنگ آباد۔ میڈیکل لیب ٹیکنالوجی لیب ٹیکنالوجسٹس پیتھولوجی لیبارٹری یا مائکرو بایولوجی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ یہاں یہ ماہرین انسانی خون وپیشاب اور مختلف نسیجوں کی جانچ کرتے ہیں تاکہ بیماری کی تشخیص ہوسکے۔ نیز ویکسن کی تیاری، خون کے گروپ کی معلومات دینا اور ای سی جی نکالنا بھی انکے کام میں شامل ہے۔

کورس: میڈیکل لیب ٹیکنالوجی کا کورس دسویں بارہویں اور گریجویشن کے بعد کیا جاسکتا ہے مگر اچھی آمدنی اور گورنمنٹ اسپتالوں میں ملازمت کے لئے گریجویشن کے بعد کئے گئے پوسٹ گریجویشن ڈپلومہ میڈیکل لیب ٹیکنالوجی کرنا بہتر ہے۔ **انسٹی ٹیوٹ**: ☆ جی ایس میڈیکل کالج پریل ☆ لوکمانیہ تلک میونسپل میڈیکل کالج سائن۔

اسرائیلی انتخابات میں اولمرٹ کی پارٹی کو اکثریت حاصل

اسرائیل کے عبوری وزیراعظم یہود اولمرٹ کی قدیمہ پارٹی قومی انتخاب میں کامیابی حاصل کر کے واحد سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے۔ اپنی کامیابی کا اعلان کرتے ہوئے اولمرٹ نے عہد کیا ہے کہ وہ غرب اردن کے بعض علاقوں سے دستبردار ہونے کے منصوبے کو آگے بڑھائیں گے اور امن مسائی ٹھپ ہونے کی صورت میں فلسطینیوں کیلئے سرحد کھڑی کر دیں گے۔ اسرائیل میں ہونے والے انتخابات میں ایہود اولمرٹ نے اپنی پارٹی کی کامیابی حاصل کرنے کے اعلان کے ساتھ ہی اسرائیلی سرحد کے تعین کا بھی عہد کیا ہے۔ سابق وزیر اعظم ایریل شیرون نے جو ابھی بھی کومہ کی حالت میں ہیں قدیمہ پارٹی کو ۴ ماہ قبل قائم کیا تھا۔ ایہود اولمرٹ کی قیادت میں پارٹی نے کچھ مقبوضہ علاقوں پر قائم یہودی بستیاں ختم کر کے اسرائیل کی سرحدوں کا تعین کرنے کے وعدے پر الیکشن میں حصہ لیا تھا۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ انتخابات کا یہ نتیجہ متوقع تھا لیکن اولمرٹ کو امن کے قیام کیلئے اس نقشہ امن کی طرف لوٹنا ہوگا جسے عالمی حمایت حاصل ہے اور انہیں چاہئے کہ وہ اسرائیلی سرحد کے تعین کے یکطرفہ منصوبوں کو ترک کر دیں ایہود اولمرٹ نے کہا ہے اسرائیل کو اب فلسطینیوں کے ساتھ مذاکرات سے مستقل سرحدوں کا تعین کرنے کیلئے کام کرنا ہوگا۔ تاہم ساتھ ہی ان کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ 2010ء تک اسرائیل کی مستقل سرحد کے تعین کیلئے یکطرفہ فیصلہ کریں گے۔ نامہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کی پارٹی سب سے بڑی پارٹی تو بن کر ابھری ہے لیکن پھر بھی واضح اکثریت حاصل نہ کرنے کے باعث انہیں حکومت سازی میں مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اولمرٹ نے کامیابی کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ اسرائیل کی سرحدوں کے تعین کے ساتھ اسرائیل ایک ایسی ریاست بن جائے گا جس میں یہودیوں کی اکثریت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل مفاہمت کیلئے تیار ہے اور کچھ ایسے علاقے چھوڑنے کو تیار ہے جہاں اس کے بیٹے دفن ہیں تاکہ فلسطینی اپنی علاحدہ ریاست قائم کر کے امن سے رہ سکیں۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ فلسطین اسرائیل کو تسلیم کرلے انہوں نے اپنی کامیابی کو اسرائیلی جمہوریت کی کامیابی سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرنے کا وقت آگیا ہے جس میں اسرائیلیوں کے درمیان تمام تر اختلافات کو ایک طرف رکھ کر باہمی عزت کا جذبہ بیدار اور امن قائم کرنا ہوگا۔

افغانستان میں طالبان پھر منظم ہو رہے ہیں

افغانستان کے صوبہ ہلمند میں جنگجوؤں نے گزشتہ دنوں امریکی قیادت والی فوجیوں کی ٹیموں پر ہولناک حملے کر کے ۳ فوجیوں کو ہلاک کر دیا جسمیں ۴۳ زخمی بھی ہوئے ہیں امریکی فوجی ذرائع نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے جوانوں میں ۲ امریکی اور کناڈا کا ایک فوجی شامل ہے ایک غیر سرکاری ذرائع کے مطابق جنگجوؤں کا حملہ اتنا شدید تھا کہ مرنے والے فوجیوں کی تعداد زیادہ ہوسکتی ہے۔ اس حملے کے بعد جنگجوؤں اور فوج کے درمیان زبردست گھمسان بھی ہوا جس میں ۳۱ جنگجوؤں کے مارے جانے کی اطلاع ہے۔ اتحادی فوجوں نے طالبان کے ۲ ہیڈکوارٹرس کو تباہ کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ دوسری جانب طالبان کا کہنا ہے کہ ان کے جنگجوؤں نے غیر ملکی فوجیوں پر صوبہ ہلمند میں یہ حملہ کیا تھا جس میں ۲ امریکی فوجی سمیت ۳ فوجی مارے گئے اور ان کی کئی بکتر بند گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ طالبان کے ان حملوں میں ہلاک ہونے والے ایک غیر ملکی فوجی کی قومیت کو امریکہ نے پوشیدہ رکھا ہے لیکن ذرائع نے بتایا کہ وہ کناڈا کا فوجی ہے۔ کناڈا کے محکمہ کے قومی دفاع نے کہا ہے کہ ان کا ایک فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے ہیں۔ ایک بیان میں امریکی فوج نے کہا ہے کہ جنگجوؤں کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے اتحادی فوجیوں نے مختلف ہتھیاروں کا استعمال کیا اور ہوائی مدد بھی طلب کی۔

اس حملہ میں زخمی ہونے والے کناڈا کے فوجیوں کی شناخت کو پوشیدہ رکھا جا رہا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں ہونے والے حملوں میں کناڈا کے فوجیوں کا جانی نقصان زیادہ ہوا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس ہلاکت کے بعد اب تک افغانستان میں کناڈا کے ۱۱/ فوجی اور ایک سفارت کار ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ۳۶ فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ اس وقت قندھار میں کناڈا کے ۲۳ سو فوجی تعینات ہیں۔ اپنے فوجیوں کے بڑھتے ہوئے جانی نقصان کی وجہ سے کناڈا کے شہریوں نے اس مشن کے بارے میں سوالات اُٹھانا شروع کر دیئے ہیں اور وہ اس بارہ میں پارلیمنٹ میں بحث کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا کہ وہ جنگبازوں کے خلاف لڑائی میں اپنے فوجیوں کو پیچھے رکھ کر اتحادی فوجی جوانوں کو آگے رکھ رہا ہے تاکہ اس کے فوجیوں کا نقصان نہ ہو۔ ممکن ہے کہ عوام اب یہ مطالبہ کرنے لگیں کہ افغانستان سے اپنی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔

اب آپ اپنے کمسن بچوں کو بطور تنبیہ مار نہیں سکیں گے

بچوں اور خواتین کی فلاح و بہبود اور ان کی ترقیات کی وزارت بچوں کی فلاح و بہبود اور ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو روکنے کیلئے ایک قانون پاس کرانے کی تیاری کر رہی ہے۔ مذکورہ وزارت نے ایک بل کا مسودہ تیار کیا ہے جسے پارلیمنٹ میں منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا۔ اگر یہ بل پاس ہو کر قانون بن جاتا ہے تو اس کی رو سے والدین اپنے بچوں کو اساتذہ اپنے شاگردوں کو بطور تنبیہ مار پیٹ نہیں کر سکیں گے۔ ان سے یہ غلطی سرزد ہو جانے کی صورت میں انہیں ۵ سال کی سزا ہوسکتی ہے۔ اس بل کے مسودے میں معصوم بچوں کے ساتھ زیادتی اور انہیں جسمانی تکلیف پہنچانے اور ان کے ساتھ جنسی زیادتیوں کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔

اس بل کے مسودہ میں کمسن بچوں کے ساتھ جنسی فعل کے خلاف سخت سزا کی تجویز دی گئی ہے۔ اگر کوئی اس کا مرتکب پایا جاتا ہے تو اسے ۱۲ سال کی سزا اور جرمانہ ہوسکتا ہے۔ اس بل کے مسودہ کو تیار کر کے ریاستی حکومتوں سے مشورہ حاصل کرنے کیلئے انہیں ان کے پاس روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ بل منظور ہو جاتا ہے تو آپ کو اپنے چھوٹے بچے کو تنبیہ کی غرض سے بھی ہاتھ اٹھانے پر اب سوچنا پڑے گا۔ اس قانون کو بچوں کے خلاف جرائم ایکٹ برائے ۲۰۰۶ء کا نام دیا جائے گا۔

پاکستان میں فساد ۲۳/افراد ہلاک ۳۰ سے زائد زخمی

پاکستان کے صوبہ سرحد میں خیبر ایجنسی کے مقام باڑہ کے قریب ۲ مذہبی رہنماؤں کے حامیوں کے درمیان جھگڑے کے نتیجے میں ہونیوالے فسادات میں کم سے کم ۲۳ افراد ہلاک اور ۳۰ سے زائد زخمی ہوگئے ہیں۔ قبائلی علاقوں کے سرکاری ترجمان نے بتایا کہ یہ جھگڑا مفتی منیر شاکر اور ان کے حریف پیر سیف الرحمٰن کے حامیوں کے درمیان پیشاور سے 12 کلومیٹر دور خیبر ایجنسی کے مقام پر گذشتہ دنوں شروع ہوا۔ ان دونوں مذہبی رہنماؤں کو پچھلے ماہ ہونے والے تصادم کے بعد علاقہ چھوڑنا پڑا تھا لیکن ان کے مسلح حامیوں نے یہ فساد جاری رکھا ہوا ہے اور علاقے کیلئے لڑائی جاری ہے۔ مفتی منیر شاکر بنیاد پرست سوچ رکھتے ہیں جبکہ ملا سیف الرحمٰن کا نظریہ ان سے زیادہ سیکولر اور صوفیانہ سمجھا جاتا ہے۔ پچھلے تین ماہ کے دوران اس علاقے میں کشیدگی بڑھتی گئی ہے۔ مفتی منیر شاکر مقامی ایف ایم ریڈیو پر لوگوں سے کہتے رہے ہیں کہ پیر سیف الرحمٰن غیر ملکی ہیں اور انہیں ان کے حامیوں کو علاقے سے نکالنا ضروری ہے۔ دونوں مولوی غیر قانونی ایف ایم ریڈیو سٹیشنوں پر ایک دوسرے کے خلاف بیانات اور پروپیگنڈا نشر کرتے رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مفتی منیر کے سینکڑوں حامیوں نے پیر سیف الرحمٰن کے گھر پر حملے کیا تھا اور اس تشدد میں ۱۶ افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں کچھ افراد کا تعلق افغانستان سے بتایا جاتا ہے۔ سیف الرحمٰن کے حامیوں نے چند گھنٹے بعد باڑہ میں مفتی منیر شیخ کے حامیوں پر جوابی حملہ کیا۔

ایک مقامی صحافی نے بتایا ہے کہ شہر میں ان دونوں فرقوں کے درمیان ہونے والی مسلح جھڑپ میں کئی اور افراد بھی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ دونوں فریقین ایک دوسرے پر یہ الزام بھی لگا رہے ہیں کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔

مرتد کی رہائی کے خلاف افغانستان میں مظاہرہ

افغانستان میں اسلام ترک کر کے عیسائی مذہب اختیار کرنے والے عبدالرحمٰن کے مقدمے کو ختم کئے جانے اور اس کی رہائی کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ واضح رہے کہ بین الاقوامی دباؤ کے پیش نظر عبد الرحمٰن کے خلاف دائر مقدمے کو خارج کرنے

اور اسے رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا تاہم مقدمہ کو خارج کئے جانے کا جواز ثبوتوں کی عدم موجودگی بتایا گیا تھا۔ عبدالرحمٰن کی ذہنی حالت کا ٹیسٹ بھی لیا گیا۔ اگر وہ ذہنی طور پر معذور ثابت ہوگیا تو ان کے خلاف مقدمہ چلانے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ یاد رہے کہ عبد الرحمٰن تقریباً ۱۶ برس تک افغانستان سے باہر رہا تھا۔ وہ اپنے قیام جرمنی کے دوران مرتد ہوگیا تھا اور اس نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا تھا۔ افغانستان آنے کے بعد اس کے خلاف ارتداد کا مقدمہ داخل کیا گیا اور اسے حراست میں لے لیا گیا تھا۔ چونکہ افغانستان میں ارتداد کی سزا موت ہے اس لئے امکان تھا کہ عبد الرحمٰن کو سزائے موت ہو جائے تاہم امریکہ اور دیگر ممالک کی جانب سے مسلسل دباؤ کے پیش نظر عبد الرحمٰن کا مقدمہ نہ صرف خارج کر دیا گیا بلکہ اسے رہا بھی کر دیا گیا۔ حکومت افغانستان کے اس فیصلے کے خلاف افغانستان میں زبردست احتجاج کیا جارہا ہے۔ شمالی افغانستان میں آج سینکڑوں علمائے کرام اور عوام نے اس فیصلے کے خلاف مزار شریف کے پاس احتجاجی مظاہرہ کیا۔ یہ لوگ بش مردہ باد اور مغرب مخالف نعرے لگا رہے تھے۔

مظاہرہ کے وقت سیکورٹی اہلکاروں نے مظاہرین کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا تاہم انہوں نے احتجاج میں مداخلت نہیں کی۔ علمائے کرام مطالبہ کر رہے تھے کہ عبدالرحمٰن نے واضح طور پر اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کی تھی اور اسے سزائے موت ہونی چاہئے۔ مذہبی رہنماؤں نے عبدالرحمٰن کو رہا کئے جانے کے فیصلے کے خلاف پورے ملک میں افغانستان حکومت اور مغربی ممالک کے خلاف مظاہروں کی دھمکی دی ہے۔ اس دوران حکومت نے عبدالرحمٰن کی ذہنی حالت کی جانچ کیلئے اسے دماغی ہسپتال بھیج دیا ہے۔ وکیل استغاثہ نے بتایا کہ اب ڈاکٹرں کا چیک اپ عبدالرحمٰن کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا ہم نے اسے دماغی ہسپتال بھیج دیا ہے۔

☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

صرف مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اس زمانے میں جب مادیت کا دَور دَورہ ہوگا بندوں کو خدا سے ملانے کا کام کرے گا۔ مسیح و مہدی کی آمد کے بارے میں سب سے زیادہ توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دلائی ہے کہ جب وہ آئے گا تو چاہے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے اس کو میرا اسلام کہنا کیونکہ وہی ایک وجود ہے کہ جب دنیا خدا کو بھلا دیگی تو وہ کل دنیا کو اللہ سے ملائے گا۔ اور انسان کی مقصد پیدائش اس کو یاد دلائے گا۔ پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو پہچانا اور اس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوئے لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا اور ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اس صورت میں فائدہ دے گا جبکہ ہم اپنے پیدا کرنے والے رحیم و مہربان خدا کے آگے جھکیں گے اس کی عبادت سے غافل نہیں ہونگے دنیا کی طرف ہماری توجہ کو کھینچنے والی چیزیں ہمیں اللہ سے دُور بھیجنے والی نہیں ہونگی بلکہ ہم اللہ کے حقوق پر عمل کرنے والے ہونگے قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ سات سو احکام ہیں پس ایک احمدی کو احمدیت قبول کرنے کے بعد ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنی چاہئے کہ کہیں کسی حکم کی نافرمانی نہ ہو جائے۔ مثلاً ایک حکم حیاء کا ہے عورت کو خاص طور پر پردے کا حکم ہے مردوں کو بھی غضِ بصر کا اور حیا کا حکم ہے عورت کیلئے یہ حکم اس لئے ہے کہ محفوظ رہے اور اس کی حیا بھی قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے آج کل کی دنیا میں ہر جگہ بہت کھلا پن ہو گیا ہے عورتوں مردوں کو حیاء کا احساس مٹ گیا ہے مکس گیدرنگ (Mix gathring) ہوتی ہیں یہی حیا کی کمی آہستہ آہستہ مسلمان کے دل سے احساس ختم کر دیتی ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے ایک چھوٹے سے حکم کو چھوڑ دیتا ہے تو حجاب کم ہو جاتا ہے اور بڑے حکموں سے بھی آہستہ آہستہ دُوری ہوتی جاتی اور پھر اللہ کی عبادت سے بھی دُوری ہو جاتی ہے اور پھر انسان آخر کار اپنے مقصد حیات کو بھلا بیٹھتا ہے اس لئے اس زمانے میں خاص طور پر نوجوان نسل کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر وقت دل میں احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شامل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بندوں کو خدا سے ملانے آیا تھا پس اگر اس کی طرف منسوب ہونا ہے تو پھر آپ کی تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا اور وہ تعلیم یہ ہے کہ قرآن کے چھوٹے سے چھوٹے حکموں کی بھی تعمیل کرنی ہے اللہ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا اللہ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کوئی اس کی حقیقت کو نہ سمجھے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو یعنی تقویٰ کو اختیار کرو قرآن شریف کو خُوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور اس پر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا ہے پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ترقیات سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ تو سچے امام مہدی کی نشانیاں ہیں قرآن کریم ان ایجادوں کی گواہی دیتا ہے اور حدیثوں میں اس زمانے کے ایجادوں کی پیشگوئی کی گئی ہے لیکن ایک احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور صرف اور صرف مادی چیزوں کے پیچھے نہ پڑا رہے اگر ایک احمدی تقویٰ اختیار نہیں کرے گا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کا عقیدہ فوت ہو جاتا ہے ایسے احمدی ہونے کا کیا فائدہ کہ اللہ کی ناراضگی بھی مول لی اور غیروں کی دشمنی بھی مول لی اور پھر کچھ حاصل بھی نہ ہوا۔ پس میں دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی توفیق ملی اور مسیح موعود علیہ السلام کو آپ نے مانا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور میں ابتدائی احمدیوں کی قربانیوں کا ذکر کر کے ان قربانیوں کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ ☆☆☆

میرا اُس کارشتہ اور بھی شدت سے ہے جوڑ دیا
جانے لوگوں نے کس زعم میں ڈش انٹینا توڑ دیا
وہ تھا تو اُسکی خوشبو سے گھر کے عیب چھپے تھے سب
اُسکی ہجرت نے خوشبو کا رُخ بھی جیسے موڑ دیا
ہوش میں آئے یا نہ آئے اب یہ اس کی قسمت ہے
پھر اک بار ہے اس نے ساری دنیا کو جھنجھوڑ دیا
تم کیونکر ہجرت کا مطلب تنہائی ٹھہراتے ہو
تنہا تو وہ شخص ہے جس کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا
جن کو کرنے والے تھے یہ، کوڑی کوڑی کا محتاج
انکو طیب رزق کی صورت رب نے لاکھ کروڑ دیا

(عبدالکریم قدسی پاکستان)

باقی۔ اسلام دُشمنی کی انتہا

اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہی ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے"۔ لیکن وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک الزامات لگاتے اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں ان کے متعلق آپ نے فرمایا: "جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے اُن سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور اپنے ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں کرنا چاہتے جس میں سے ایمان جاتا رہے"۔ (پیغام صلح صفحہ ۲۰)

اللہ تعالیٰ دشمنان اسلام کو ہدایت بخشے کہ وہ خدا کے بزرگ و برتر نبی کے خلاف زبان درازی کرنے اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے سے باز آئیں اور اللہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آپ کی عزت و تکریم اور بلند شان کو تمام دُنیا میں پھیلا سکیں۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
ادوا زکوتکم
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
الفضل جیولرز
گولبازار ربوہ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
047-6215747
فون 047-6213649

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 13th April 2006 Issue No.15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

جلسہ سالانہ کے کارکنان کی دعوت، جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کے ساتھ میٹنگ، جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریبات میں شرکت۔

ہر واقف زندگی کو سوچنا چاہئے کہ کیا میں وقف کے معیار حاصل کر رہا ہوں اور کیا اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے میرے قدم آگے بڑھ رہے ہیں جس معیار کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جامعہ کا قیام فرمایا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آبائی قبرستان کا وزٹ، فیملی و انفرادی ملاقاتیں، نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح، احاطہ بہشتی مقبرہ میں مختلف گھروں کا وزٹ، تقریب رخصتانہ میں شرکت

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

12 رجنوری 2006ء بروز جمعرات :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا ایک بجے حضور انور نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب رخصتانہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد مبارک ہی میں عزیزم حافظ اکبر صاحب مدرس جامعۃ المبشرین کی تقریب رخصتانہ ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے کارکنان کی دعوت

آج دوپہر پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے کارکنان اور ڈیوٹیاں دینے والے احباب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور کچھ وقت کے لئے مستورات کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔

مختلف گھروں کا وزٹ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں موجود درج ذیل گھروں کا وزٹ فرمایا۔

1۔ عطاء الرحمٰن صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 2۔ فیض احمد صاحب باورچی 3۔ نعیم احمد صاحب کارکن احمدیہ پریس 4۔ سلیم احمد صاحب معلّم وقف جدید۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محلہ ناصر آباد کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔ منظور احمد صاحب چیمہ درویش 2۔ ظہور احمد صاحب گجراتی مرحوم درویش 3۔ منصور احمد صاحب گجراتی 4۔ مظفر احمد فضل صاحب 5۔ عبد القادر اعوان صاحب درویش 6۔ نذیر احمد صاحب پونچھی 7۔ نذیر احمد صاحب ننگلی درویش مرحوم 8۔ بدر الدین صاحب مہتاب مینجر فضل عمر پریس 9۔ حافظ الہ دین صاحب درویش مرحوم 10۔ عبد الرحمٰن صاحب فانی درویش مرحوم 11۔ سید نصیر الدین صاحب 12۔ عبد اللطیف صاحب ملکانہ مرحوم 13۔ عزیز احمد صاحب درویش مرحوم 14۔ چراغ دین صاحب مرحوم 15۔ مظاہر حسین صاحب 16۔ بشارت احمد صاحب ابن نذیر احمد صاحب درویش مرحوم 17۔ مظفر احمد صاحب ابن اسماعیل ننگلی صاحب درویش مرحوم 18۔ نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش 19۔ نصیر احمد صاحب یحییٰ 20۔ نسیم احمد صاحب درویش مرحوم 21۔ رشید احمد صاحب ملکانہ 22۔ غلام ربانی صاحب درویش مرحوم 23۔ نعمت اللہ صاحب 24۔ ماسٹر حمید صاحب ابن محمد عبد اللہ صاحب درویش مرحوم 25۔ صوفی غلام محمد صاحب درویش مرحوم 26۔ سید پرویز افضل صاحب 27۔ منیر احمد صاحب مالاباری ابن فخر الدین صاحب مالاباری مرحوم درویش 28۔ محبوب الحق صاحب (آف سوئٹزرلینڈ)۔ محبوب الحق صاحب سوئٹزرلینڈ کے باشندے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر قادیان میں گھر بنایا ہے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے گھر کا اور صحن (لان) کا معائنہ بھی فرمایا۔

29۔ ماسٹر یعقوب صاحب 30۔ ظہور احمد صاحب رفیق 31۔ ہدایت اللہ صاحب استاذ جامعۃ المبشرین 32۔ ڈاکٹر عبد الرشید بدر صاحب 33۔ عبد الغنی صاحب 34۔ نور دین صاحب ابن چوہدری عبد الحق صاحب درویش مرحوم۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجموعی طور پر محلہ ناصر آباد کے 38 گھروں میں تشریف لے گئے اور کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ آج کا دن اہالیان ناصر آباد کے لئے مسرت و شادمانی کا دن تھا۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر اور اپنے گھروں میں حضور انور کے مبارک قدم پڑنے پر بے حد خوش تھے اور اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔

اس وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے پانچ بجے اپنی رہائشگاہ دار المسیح تشریف لے آئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں جو شام چھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہیں۔ آج ہندوستان کے صوبہ پنجاب، ہماچل، ہریانہ، یوپی، راجستھان، جموں و کشمیر، صوبہ بہار، بنگال، آسام اور سکم کی 24 جماعتوں سے آنے والے 46 خاندانوں کے 288 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کے ساتھ میٹنگ اور جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریبات میں شرکت

ملاقاتوں کے بعد پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد تین طلباء نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" کے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان مکرم منیر احمد خادم صاحب نے اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین قادیان کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ پرنسپل صاحب نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا:

"مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم اس تاریخی اور تاریخ ساز درسگاہ جامعہ احمدیہ کے لئے آج کا دن انتہائی خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مقدس درسگاہ کو ایک ایسی تاریخی سعادت نصیب ہوئی ہے جو جامعہ احمدیہ کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ کی صد سالہ افتتاحی تقریب میں تشریف آوری ہمارے لئے موجب صد ہزار برکات ہے۔

اس تاریخ ساز موقع پر ہم خوشی اور مسرت کے جذبات سے سرشار ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر سجدات شکر بجا لاتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید اور "اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا" پیش کرتے ہیں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی آمد مبارک کو جامعہ احمدیہ کے لئے غیر معمولی افضال و برکات الٰہیہ کا پیش خیمہ بنا دے۔ اور جامعہ احمدیہ قادیان کو حضور انور کی ولولہ انگیز رہنمائی میں آئندہ بھی ایسے جلیل القدر علماء ربانی کی افواج تیار کرنے میں کامیابی حاصل ہو جو دنیا میں عظیم روحانی انقلابات کے علمبردار ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل میں تشنہ روحوں کو شربت وصل بقاء سے سیراب کرنے والے ہوں اور اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی روحانی مہم میں حصہ لینے والے ہوں۔

مدرسہ احمدیہ کا قیام اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جنوری 1906ء میں فرمایا۔ 11 راکتوبر 1905ء کو حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی وفات اور دسمبر 1905 کو حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کی وفات پر یہ تجویز پیش کی گئی کہ جماعت میں علماء پیدا کرنے اور ان بزرگ علماء کے قائم مقام پیدا کرنے کے لئے ایک الگ درسگاہ قائم کی جائے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 16 ردسمبر 1905ء کو اس سلسلہ میں بہت درد و الحاح کے ساتھ دعا کی اور اس پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں علماء و مبلغین تیار کرنے کے لئے ایک الگ شاخ دینیات جاری کر دی جائے۔ درصل یہی اس مدرسہ کا سنگ بنیاد تھا جو آخر جنوری 1906ء میں رکھا گیا۔

ہماری یہ عظیم خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ اس دینی درسگاہ میں قدرت ثانیہ کے مظہر خامس اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اس مدرسہ کی صد سالہ جوبلی کی افتتاحی تقریب منعقد کر کے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں یہ سپاسنامہ پیش کر رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقع پر ہم سب اساتذہ و طلباء حضور انور کی

باقی صفحہ نمبر ٦ پر ملاحظہ فرمائیں